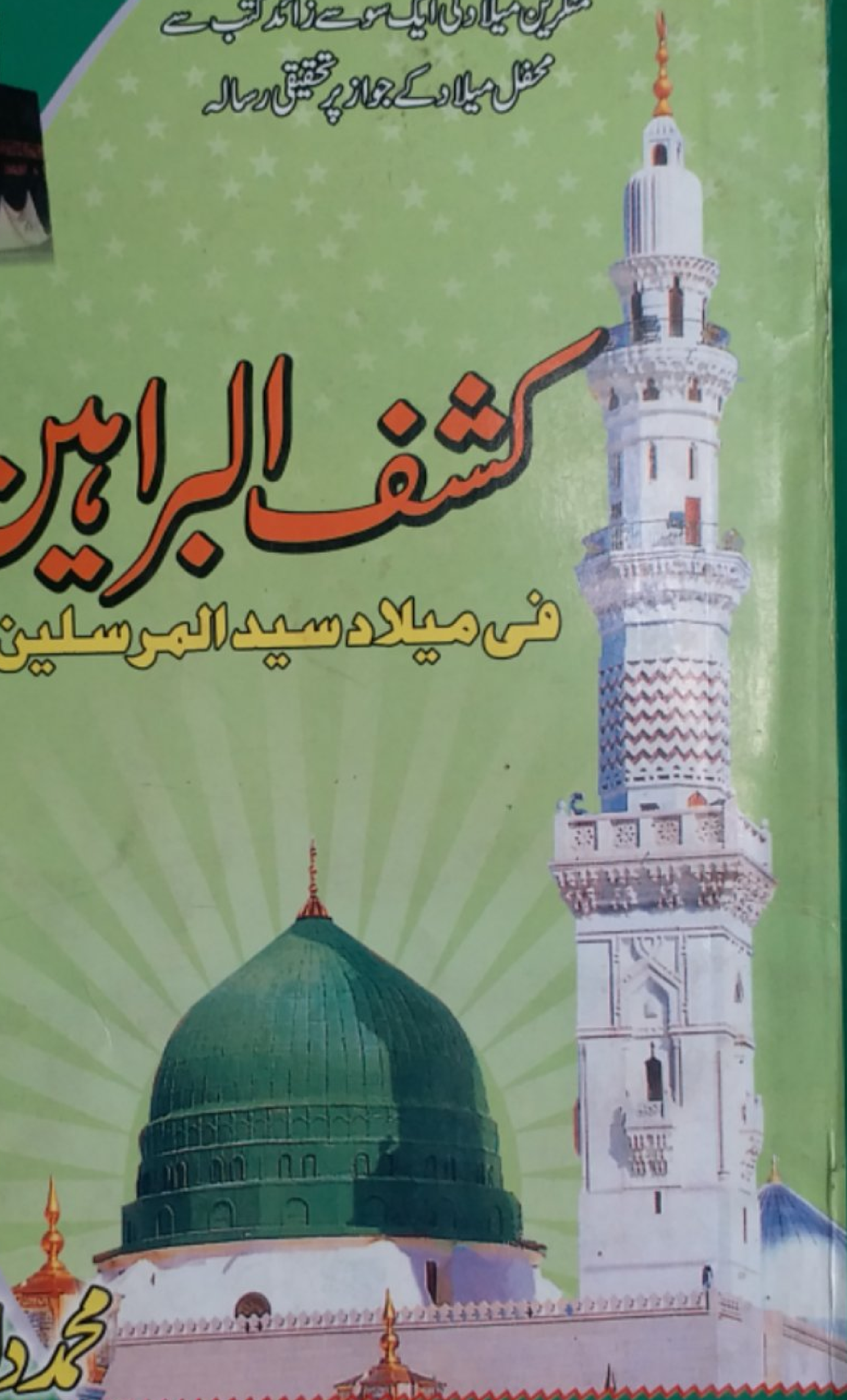


منکرین میلاد کی ایک سو سے زائد کتب سے
محفل میلاد کے جواز پر تحقیقی رسالہ

کشف البراہین

فی میلاد سید المرسلین ﷺ



محمد داؤد رضوی حقانی

ناشر ضیاء العلوم پبلیکیشنز راولپنڈی

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

نام کتاب .... کشف البراہین فی میلاد سید المرسلین ﷺ

نام مولف .... محمد داؤد حقانی رضوی

متعلم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

نظر ثانی .... علامہ مفتی وقار احمد چشتی زید مجدہ

کمپوزنگ .... مولانا ثاقب بشیر

تزیین وسیٹنگ .... حافظ شاہد خاقان ہزاروی 0321-5841622

ناشر .... مکتبہ ضیائیہ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

051-5534669

قیمت ....

ملنے کے پتے:

- اسلامک بک کارپوریشن راولپنڈی
- احمد بک کارپوریشن راولپنڈی
- فضل حق پبلیکیشنز، لاہور
- مکتبہ غوثیہ عطاریہ اقبال مارکیٹ راولپنڈی
- مکتبہ فیضان سنت واہ کینٹ
- شبیر برادرز لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

انتساب

فقیر سراپاء تقصیر اپنی اس ادنٰی سی کاوش کو

شہنشاہ کون و مکان مرکز اہل ایماں سید انس

و جاں حامیٔ بے کساں نبی آخر الزمان

جناب محمد مصطفٰے علیہ التحیۃ والثناء

کی بارگاہ بے کس وپناہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔

محمد داؤد حقانی رضوی

اظہار تشکر

اس مالک کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے اپنے پیارے محبوب دانائے غیوب منزہ عن العیوب جناب احمد مختار علیہ التحیۃ والثناء کے توسل سے ہمیں اس پُر آشوب دور میں جادہ حق پر استقامت عطا فرمائی، اور شکر گذار ہوں سید السادات استاذ العلماء والفضلاء شیخ الحدیث والتفسیر پیر سید حسین الدین شاہ صاحب ادام اللہ ظلہ اور اپنے پیر و مرشد بقیۃ السلف، حجۃ الخلف پیر طریقت رہبر شریعت حضور سیدی حافظ عبد الحق صاحب اطال اللہ عمرہ واعم فیضانہ کا کہ جن کی نگاہ کرم کا یہ فیضان ہے کہ اس عاجز کو چند کلمات سپرد قلم کرنے کی سعادت ملی۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صدر اول سے لیکر عصر حاضر تک علم و آگہی کے درخشندہ ستارے علماء راسخین ہمیشہ سے اعلائے کلمۃ الحق کے لئے کوشاں ہیں اور طاغوتی قوتوں کی سرکوبی اور شجر اسلام کی آبیاری کرتے چلے آرہے ہیں جب کبھی بھی اہل اھواء و اغیار کے کاسہ لیوا احباب نے دین اسلام کی محکم جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی سعی لا حاصل کی تو علمائے حقہ دین اسلام کی حفاظت کے لیئے ان کے مقابلے میں آہنی دیوار بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر آواز کا مسکت جواب دیتے رہے ہیں۔ لیکن زمانہ جوں جوں خیر القرون (عہد رسول اللہ ﷺ) سے دور ہوتا چلا جارہا ہے نئے نئے فتنے اٹھ رہے ہیں امت محمدیہ علی

صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں افتراق وانتشار کا بیج بونے کی کوشش کی جارہی ہے اور کچھ لوگوں کا سواد اعظم کے عقائد و معمولات کو تنقید کا نشانہ بنانا مرغوب مشغلہ بن چکا ہے۔ جو کہ صدیوں سے امت مسلمہ کے اندر احسن قربات و مندوبات سمجھے اور کئے جاتے ہیں ان ہی معمولات اہل سنت میں سے ایک جشن میلاد رسول ﷺ کی بابرکت محافل کا انعقاد ہے کہ جن کی اہمیت وافادیت اور فیوض وبرکات پر اسلاف کرام نے صدہا کتب براہین قاطعہ ودلائل ساطعہ سے مزین تصنیف کر کے امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا لیکن آئے روز کچھ لوگوں کا یہ مشغلہ بن چکا ہے کہ وہ ان بابرکت مجالس کو کفر و شرک، حرام و بدعت گردان کر اپنے قلبی قساوت کا اظہار کرنے میں ہمہ تن کوشاں ہیں۔

رسالہ ہذا میں بھی معاندین (دیوبند اور غیر مقلد) کے مستند کے علماء کی کتب معتمدہ سے میلاد مصطفےٰ ﷺ اور اس کے ملحقات بابرکات پر براہین دیئے گئے ہیں۔ اگر اغیار چشمہ تعصب اتار کر اور ہٹ دھرمی اور ضد کا دامن چھوڑ کر اپنے اجلاء کی میلاد کے جواز پر تصریحات ملاحظہ کریں تو ضرور بالضرور معمولات اہل سنت کو ہدف اعتراض بنانے کی کوشش نہیں کریں گے۔

آخر میں شکر گذار ہوں استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد نور الزمان رضوی صاحب زید مجدہ۔ کا کہ جنہوں نے رسالہ پر تقریظ لکھ کر احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی، اور حضرت مفتی خواجہ وقار احمد چشتی حفظہ اللہ کا جنہوں نے تقریر و تدریس اور افتاء کی مصروفیات کے باوجود رسالہ کی نظر ثانی فرمائی اور تقریظ رقم فرمائی۔ اللہ ان کے علم و عمل میں برکتیں اور ترقی عطا فرمائے اور شکر گذار ہوں مولانا صاحبزادہ سید حمید الدین شاہ ضیائی صاحب کا کہ جنہوں نے مکتبہ ضیائیہ کی طرف سے رسالہ کی طرف سے طباعت کرا کر عند اللہ ماجور ہوئے اور برادر مکرم جناب مولانا شاہد خاقان ہزاروی صاحب کا جنہوں کتاب کی تزئین اور سیٹنگ کی اور اپنے تمام ہم درس

ساتھیوں کا (کتب ثامنہ) اور بالخصوص قاری محمد ثوبان صاحب کا جنہوں نے مجھے مفید مشوروں سے نوازا۔ اللھم بارکھم

آخر میں دعا گو ہوں کہ مالک الملک امام الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء، غوث الوری وامام احمد رضا رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بندہ عاجز کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے اور میرے والدین اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین بجاہ طہ ویٰسین)

یکے از خوشہ چیں گلستان مہر علی

محمد داؤد حقانی رضوی

تقریظ

استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد نور زمان رضوی صاحب زید مجدہ

مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقیر نے مولانا محمد داؤد حقانی رضوی جو کہ درجہ حدیث کے طالبعلم ہیں کا رسالہ کشف البراہین فی میلاد سید المرسلین ﷺ سرسری نظر سے دیکھا جو اپنے موضوع کے اعتبار سے بصیرت افروز ہے، بالخصوص اس رسالہ میں سرور عالم ﷺ کے میلاد پاک کے حوالہ سے علماء دیوبند و علماء وہابیہ کی تضاد بیانیوں کا آشکارا کیا گیا ہے، نیز میلاد النبی ﷺ کا جواز ان ہی کے اقوال کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ مولف موصوف کو بیش از بیش خدمات دینیہ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رسالہ کو نافع بنائے۔ (آمین)

کتبہ محمد نور زمان رضوی

تقریظ

حضرت علامہ مفتی خواجہ وقار احمد چشتی حفظہ اللہ

مفتی دار الافتاء و مدرس جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ امر قطعی ہے کہ عند اللہ اسلام ہی مقبول اور محبوب ہے کما قال اللہ عزوجل فی المصحف ان الدین عند اللہ الاسلام، لیکن اعدائے اسلام کو باری تعالیٰ جل مجدہ کا یہ فیصلہ قبول نہ ہوا تو انہوں نے اسلام کی مضبوط ترین جڑوں کو کمزور کرنے کی سعی لاحاصل کی تو کبھی نظریاتی اساس کو ہدف بنایا تو کبھی عملی میدان میں کانٹے بچھائے تاکہ سلک نظم جیسی امت مسلمہ کا شیرازہ بکھرے اور جلد از جلد ستفترق امتی کا مصداق بنے اسلام کے لہلاتے کھیت میں منافقین نے اپنے منصب کی قباحتوں کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تخم افتراق بویا تو معتزلہ، جبریہ، قدریہ، روافض، خوارج، مشبہ، معطلہ جیسی جڑی بوٹیاں اپنی ضرر رساں خاردار شاخوں اور کونپلوں یعنی وہابیہ، دیابنہ، چکڑالوی، نیچری سمیت حملہ آور ہوئیں تو طے

شدہ مسلمہ عقائد ومسائل مختلف فیہ قرار دیئے جانے لگے علمائے امت نے ایذاء رسانی کی سرکوبی کیلئے تحقیق کا محلول چھڑکا تو فضاء کی مشکباری للکار اٹھی:

نور خدا ہے کفر کی حرکتوں پہ خندہ زن　　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

تالیف ہذا عزیزم محمد داؤد حقانی زاد اللہ علمہ وعملہ نے نظریاتی سرحد پر محافظ کے روپ میں کھڑے، وہابی، نجدی، دیوبندی، غیر مقلدین نامی فتنوں کو قبول حق کی دعوت دینے کیلئے احاطہ تحریر میں لائی، جو ان ایمان افروز روح پرور، ذوق افزاء، خالصتاً اسلامی نظریات کے نہ صرف منکر ہیں بلکہ انہیں شرک وکفر کہتے نہیں تھکتے۔

فصاحت وبلاغت کا مسلمہ قاعدہ ہے:

وان کان المخاطب منکرا للحکم حاکما بخلافه وجب توکیده

اگر مخاطب حکم کا منکر ہو تو اس سے کلام بالتاکید واجب ہے۔

قاعدہ مذکورہ کے تحت عزیزم نے تاکید مضامین کی مسلمات کی صورت میں کی ہے۔ دعویٰ بلا دلیل اور محض لفاظی سے دامن بچاتے ہوئے رسالہ ہذا کو تحقیقی والزامی دلائل سے خوب مرصع کرکے دعوت فکر دی ہے کہ دلائل الزامی تو عندالخصم بھی مسلم ہوتے ہیں لہذا کم از کم

"میرا نہیں بنتا تو نہ بن اپنا تو بن"

قیام مولود پر اکابرین اہل سنت نے جہاں ضخیم کتب لکھیں وہاں عزیزم مولانا محمد داؤد حقانی نے بھی رسالہ ہذا بنام "کشف البراہین فی میلاد سید المرسلین ﷺ" لکھنے کی سعادت حاصل کی اور میری خواہش ہے کہ ان موضوعات پر بھی زور قلم آزمایا جائے جن کا عصر حاضر شدت سے متقاضی ہے کیونکہ:

تو شاہین ہے پرواز ہے کام تیرا　　　تیرے سامنے آسمان اور بھی ہیں

قیامِ مولود کے منکر اگر ایڑی چوٹی کا زور ہی کیوں نہ لگالیں وہ زیادہ سے زیادہ ان غیر شرعی امور پر طعنہ زن تو ہو سکتے ہیں جن کو محض جہالت، یا سازش کے تحت بن بلائے مہمان کی طرح زبردستی میلاد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی پر وقار تقاریب کا حصہ بنادیا گیا ہے۔ جو ان ذوق افزاء محافل کی شرعی ودنیوی افادیت کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔ معاندین کیلئے مشورہ ہے کہ ان قبیح امور، ناچ، گانا، اختلاط مرد وزن، غیر معیاری اور قابل اعتراض کلام پڑھنا جیسی بیماریوں کی سرکوبی کرنی چاہئے نہ کہ ان کیوجہ سے قیام مولود کو معاذ اللہ شرک وکفر گردانا چاہئے۔

واضح رہے کہ ان امور قبیحہ کی ملاوٹ کا معمولات اہل سنت سے کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں اور یہ بھی حقیقت ہے ناک پر مکھی بیٹھی ہو تو اسے اڑایا جاتا ہے نہ کہ ناک کاٹی جاتی ہے۔ جو ناک کاٹے قطعی احمق کہلاتا ہے۔ علی ہذا القیاس۔ اگر کوئی بدبخت مسجد میں ڈھول پیٹے تو کیا معاذ اللہ نماز کو شرک وکفر کہیں گے یا امر غیر شرعی سے مسجد پاک کریں گے؟ چاہئے تو یہ تھا کہ ایسی تحریک چلائی جاتی جو قباحتوں کو کعصف ماکول کردے مگر معاندین نے سرے سے قیام مولود کو ہی شرک، کفر، حرام کہدیا۔ مگر صدیاں گذر جانے کے باوجود بھی کوئی دلیل ادلہ شرعیہ، کتاب اللہ، سنت رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم، اجماع امت، قیاس سے حرمت جشن میلاد النبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر پیش نہ کرسکے۔ لہذا دعویٰ بلادلیل مردود است۔

عند المعاندین اقویٰ اعتراض ہر بار یہی ہوتا ہے کہ صحابہ نے میلاد نہیں کیا؟ صدیق وعمر، عثمان وعلی رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے نہیں منایا۔ نقول علی الزام الخصم۔ یوم صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دور خلافت میں دس مرتبہ آیا۔ حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دور خلافت میں بارہ مرتبہ آیا۔ حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دور خلافت میں چار مرتبہ آیا۔

تو کیا عمر، عثمان اور علی نے یوم صدیق اکبر منایا؟ عام تعطیل کا اعلان کیا؟ تو یوم صدیق اکبر کیوں منایا جاتا ہے۔ بلکہ سرکاری سطح پر منانے اور تعطیل عام کیلئے چارپائی برابر اشتہار چھاپے جاتے ہیں۔ اکابرین میں سے کسی نے ختم بخاری کی تقریبات کیں؟ کائنات کے سب سے بڑے معلم ﷺ نے جس مدرسہ کی بنیاد رکھی، اس کا صد سالہ یا ڈیڑھ سو سالہ جشن صحابہ نے منایا؟ کیا صحابہ نے لاؤڈ سپیکر پر اذان دی؟ کیا صحابہ نے مروجہ درس نظامی کورس کیا؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور بھی بہت کچھ مگر دروغ گورا حافظہ نباشد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تو جواب دیں۔ جو جواب معاندین کا ہو گا وہی جواب ہمارا ہو گا۔

بہر حال رسالہ مذکورہ بالا استیعاب دیکھنے کا موقع ملا تو بندہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ منکرین نے قیام مولود اگر چشمہ تعصب اتار کر منصف مزاجی اور بالغ نظری سے تالیف ہذا کا مطالعہ کریں تو اس حقیقت شناسی سے لیس ہو جائیں کہ جن موضوعات کو وہ مختلف فیہ گردانتے ہیں مثلاً جشن قیام مولود۔۔۔۔ تاریخ ولادت بارہ ربیع الاول۔۔۔۔ یوم میلاد کو عید کہنا۔۔۔۔ جھنڈے لگانا۔۔۔۔ جلوس نکالنا۔۔۔۔ وغیرہ پر دلائل نصوص قرآنیہ، احادیث نبویہ آثار صحابہ، اقوال اکابرین امت کے علاوہ خود ان کی مسلمات میں بھی وافر مقدار میں موجود ہیں۔ اور یہی خصوصیت تحریر ہے کہ خود اغیار کی کتب سے بھی مذکورہ جملہ موضوعات کے ثبوت پر براہین فراہم کر رہی ہے جو مولف کی جہد مسلسل۔۔۔۔ ذوق تحقیق اور لیاقت پر دال ہے۔

دعا ہے کہ اللہ جل شانہ اس رسالہ کو مخاصمین کے لئے قبول حق، مولف کے لئے ارتقاء تحقیق اور ہم تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے۔ (آمین)

مفتی وقار احمد چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی نوّر قلوبنا بنور القرآن والصلاة والسلام علی سید الإنس والجان وعلی آله وأصحابه الذین هم فازوا بفضل المنان

سخنِ اوّلیں

خالق کائنات مالک ارض وسماء جل جلالہ کا عالم انسانیت پر اپنا خصوصی فضل وکرم ہے کہ جس نے انسانوں کو (وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ) کے بلند رتبہ اور عظیم الشان تاج سے مزین ومرصع فرمایا۔ اور ہزارہا عالمین میں سب سے بڑھ کر اس کو بلند وبالا اور اونچا مقام عطا فرمایا کیونکہ ان میں اپنے پیارے محبوب جناب محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کو مبعوث فرمایا۔ اور اپنی نورانی تجلی سے اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کو تخلیق فرما کر اس سے اس کائنات کو وجود مسعود سے مشرف فرمایا۔ پھر نور مصطفی علیہ التحیۃ والثناء سے لوح وقلم، شجر وحجر، عرش وکرسی، شمس وقمر، فلک وملک، جنت ودوزخ اور جن وانس کو پیدا فرمایا۔ اور ان میں سے عالم انسانیت کو اپنی نیابت وخلافت سے سرفراز فرمایا۔ اور ظلمت وضلالت کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کیلیے ہدایت کے روشن ستارے مبعوث فرمائے اور ساتھ ہی ان پیغمبرانِ اسلام کے ماننے والوں کو فوزِ عظیم اور ظفرِ مبین کا مژدہ جانفزا سنایا لیکن پھر بھی حوادثِ زمانہ کے پیش نظر بندگانِ خدا صراطِ مستقیم سے ہٹتے چلے جارہے تھے اور معبودِ برحق کو چھوڑ کر اصنامِ باطلہ کی پوجا پاٹ کی جارہی تھی۔ مستورات کی عفت وعصمت کو پامال کیا جارہا تھا اور ان

کو زندہ در گور کیا جارہا تھا۔ کفر والحاد کا دور دورہ تھا۔ ان ضلالت کے ظلمت کدوں میں چراغ اسلام کو روشن کرنے کے لیے آخر میں انبیاء کے تاجدار، بے کسوں اور بے نواؤں کے غمگسار، داعیانِ توحید کے سپہ سالار، مومنوں کے دلوں کے قرار جناب احمد مختار علیہ الصلاۃ والسلام کو مبعوث فرمایا کہ جن کی عظمت وشہرت کے ڈنکے شرق وغرب میں بجنے لگے اور اطراف واکنافِ عالم کی ہر شے ان کے نورانی فیض سے مستفیض ہونے لگی۔ بیت اللہ وجد میں آ گیا، نجومِ فلک اپنی ضو فشانی سے نذرانہ سلامتی پیش کرنے لگے، ملائک شرق وغرب میں جھنڈے لہرانے لگے، زمین تا فلک آمدِ مصطفی ﷺ کا تذکرہ چھڑ گیا، قصرِ کسریٰ کے چودہ کنگرے اوندھے منہ گر پڑے، شیطان لعین آہ وبکا کرنے لگا، فارس کا شعلہ زن آتش کدہ بجھ گیا، چوپائے فرطِ محبت میں آ کر مبارک بادیاں دینے لگے، آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لعل "رب ھب لی امتی" پکارنے لگے اور نورِ مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرق وغرب روشن ہو گیا۔ الغرض انوارِ تجلیاتِ رسالت کے فیضان سے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے ہر شے کو ظاہر وباہر دیکھ لیا۔

جشن میلاد اور نظریہ اہل سنت

اہل سنت و جماعت کے نزدیک حضور سرور کائنات ﷺ کی آمدِ مبارک پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا، خلقت و بعثت کا ذکر کرنا، خصائلِ عظیمہ و معجزاتِ جلیلہ کو بیان کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن و مستحب ہے نہ کہ فرض و واجب۔ عام ازیں وہ محافل و مجالس ماہ ربیع الاول میں ہوں یا اس کے سوا کسی بھی ماہ میں۔

ہم اہل سنت ان ہی محافل و مجالس اور جلوس کو جشنِ میلادِ مصطفی علیہ التحیۃ والثناء اور عید میلاد النبی ﷺ سے تعبیر کرتے ہیں۔ رہیں وہ محافل و مجالس کہ جن میں رقص و ناچ، ڈھول ڈھمکا، مرد و زن کا اختلاط، گانا باجا یا منکرات و بدعات ہوں تو ایسی محافل اہلِ سنت کے نزدیک جائز نہیں اور نہ ہی ان کا ارتکاب کرنے والوں کا اہلِ سنت کے ساتھ کوئی تعلق ہے۔

محافل میلاد کے بارے میں علماء دیوبند کی تضاد بیانیاں:

برادران اسلام! اس عالم ہست بود میں کچھ وہ لوگ ہیں جو کلمہ آقائے دوجہاں، نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑھتے ہیں اور اپنے آپ کو حضور ﷺ کا امتی (امتِ اجابت) کہلوانے کے باوجود مذکورہ بالا افعال کو قبیح، بدعت و شرک کہتے ہیں اور ہندوؤں کی رسوماتِ

باطلہ کے ساتھ تشبیہ دے کر اپنی قلبی شقاوت اور دلی غلاظت کا تقریر و تحریر میں اظہار کرتے ہیں۔ ان کی تحریریں اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

معاندین کے مستند عالم خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی لکھتے ہیں:

"پس ہر روز اعادہ ولادت کا مثل ہنود کے سانگ کنھیا کی ولادت کے ہر سال کرتے ہیں"۔ (1)

خلیل احمد سہارنپوری نے اپنی مضمر کج روی کو صفحہ قرطاس پر لا کر اس حقیقت کا اظہار کر دیا کہ میلاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے ہمیں اتنی عداوت ہے کہ ہم اس ذکر کو ہندوؤں کے کنھیا کے سانگ کے ساتھ تشبیہ دینے سے بھی عار محسوس نہیں کرتے بلکہ بڑی جانفشانی کے ساتھ اپنی مخفی کدورت کا اظہار کرتے ہیں۔ بقول شاعر۔

بے ادب باش وآں چہ دانی گو   بے حیا باش وہر چہ خواہی کن

دوسری طرف دیابنہ کے قطب الارشاد (2) اور امام ربانی و محبوب سبحانی جناب رشید احمد گنگوہی صاحب سے سوال ہوا:

"مسئلہ انعقادِ مجلس میلاد بدونِ قیام بروایاتِ صحیحہ درست ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

جواب: انعقاد مجلس مولود ہر حال میں ناجائز ہے تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم"۔ (3)

ایک اور مقام پر سوال ہوا:

---

(1) براہین قاطعہ، ص 152، دارالاشاعت، کراچی) (براہینِ قاطعہ، ص 48، دیوبند

(2) خلیل احمد دیوبندی اپنے شیخ کے القابات میں لکھتے ہیں کہ شمس العلماء العالمین وبدر الفضلاء الکاملین، ابوحنیفۃ الزمان، جنید الدوران، امام ربانی، محبوب سبحانی، مولوی حافظ حاجی رشید احمد گنگوہی۔ الشہاب الثاقب، ص 80، کتب خانہ رحیمیہ، دیوبند

(3) فتاویٰ رشیدیہ، ص 150، میر محمد کتب خانہ، کراچی

" محفلِ میلاد جس میں روایاتِ صحیحہ پڑھی جاویں اور لاف گراف اور روایاتِ موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں شریک ہونا کیسا ہے ؟

الجواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔ فقط رشید احمد "۔[1]

ہر دو مستند دیوبند علماء نے بر ملا اپنی کج روی و شقاوت قلبی کا اظہار کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہہ دیا کہ محفلِ میلاد شریف ناجائز ہے اور ہندوؤں کی کنھیا کے سانگ کی طرح ہے (معاذ اللہ) اگرچہ صحیح روایات کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔

ایک دوسرے دیوبندی عالم نعمان محمد امین صاحب جشنِ میلاد منانے والے مسلمانانِ عالم کو عیسائیوں اور اہل تشیع کے ساتھ گردان کر تسفّل و تنزل کی منازل طے کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اب جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے والے سوچ لیں کہ قیامت کے دن وہ کس کے ساتھ اپنا حساب کتاب دینا پسند کریں گے ؟ شیعوں کے ساتھ یا عیسائیوں کے ساتھ "۔[2]

مولوی محمد الیاس دیوبندی نے محفلِ میلاد شریف کو بدعت لکھا ہے۔[3]

قارئین کرام! یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ محفل میلاد شریف کا انعقاد دیوبندی علماء کے نزدیک (معاذ اللہ) ہندوؤں کی کنھیا کے سانگ کی طرح اور ناجائز و بدعت ہے اور اپنے آپ کو عیسائیوں اور شیعوں کے ساتھ ملانے کے مترادف ہے۔

اب آیئے! ہم معاندین کی کتب سے ہی یہ حقیقت بھی واضح کر دیں کہ علماء دیوبند کس قدر اس محفل مولود میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور اپنے لیے اس میں نجاتِ اُخروی سمجھتے ہیں۔

(1) فتاویٰ رشیدیہ، ص 155، میر محمد کتب خانہ، کراچی

(2) کیا صلاۃ و سلام اور محفل میلاد بدعت ہے ؟، ص 52، الامین بکس، کراچی

(3) حیاتِ شیخ القرآن، ص 152، راولپنڈی

مولوی خلیل احمد دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

"ان ذکرہ علیہ السلام من احسن المندوبات وافضل المستحبات"

"حضرت کا ذکرِ ولادت محبوب تر اور افضل ترین مستحب ہے"۔[1]

پہلے خود ہی حضرت صاحب نے محفل میلاد کو ہندوؤں کی کنھیا کے سانگ کی مثل کہا اور اب اس محفل میلاد کو افضل ترین مستحب کہہ کر بقولِ خود کس زمرے میں جا رہے ہیں؟ نیز علمائے دیوبند ہی بتائیں کہ بقول ان کے، انہی کے حضرت مولانا کا حشر عیسائیوں کے ساتھ ہو گا یا اہل تشیع کے ساتھ؟

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

جبکہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب جو کہ دیوبندی علماء کے پیر و مرشد ہیں وہ محفل میلاد کو ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتے تھے۔[2]

اب خود ہی علمائے دیوبند اس چیز کی وضاحت کریں کہ ان کے پیر و مرشد محفلِ میلاد کو ذریعہ نجات وبرکات سمجھ کر منعقد کریں اور مریدین ومتوسلین اس محفل کو بدعت وناجائز سمجھیں؟

(1) المہند علی المفند، ص 64، مکتبۃ الحسن، لاہور

(2) فیصلہ ہفت مسئلہ، ص 80، دار الاشاعت، کراچی

محافل میلاد کے بارے میں:

علماء غیر مقلدین کی تضاد بیانیاں

اسی طرح غیر مقلدین وہابی حضرات بھی محفل میلاد کو حرام اور شرک کہتے ہیں جیسا کہ ان کے مستند عالم عبد الستار دہلوی اہل حدیث صدر قمطراز ہیں:

"ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از روئے کتاب وسنت قطعاً حرام اور بدعت بلکہ 'داخل فی الشرک' ہے"۔ (1)

دوسری طرف شیخ عبد العزیز بن باز اہل حدیث کے بقول میلاد بدعت ہے۔ (2)

سلفیوں کے امام اسماعیل سلفی نے جشن میلاد کو لعنت کہا ہے۔ (3)

صلاح الدین یوسف مفسر اہل حدیث لکھتے ہیں:

"عید میلاد کے بدعت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں"۔ (4)

---

(1) فتاویٰ ستاریہ، ج 1، ص 57 مطبوعہ لاہور

(2) الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف، ص 6، سعودی عرب، 1409ھ

(3) فتاویٰ سلفیہ، ص 19

(4) حاشیہ القرآن، ص 337، شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ سعودی عرب

نجدیوں کے امام امیر حمزہ نے اس محفل کو بڑی ہی خطرناک اور ایمان شکن حرکت لکھا ہے۔(1)

صلاح الدین یوسف صاحب نے دوسرے مقام پر اس کو غیر اسلامی طریقہ لکھا ہے۔(2)

مفتی عبدالعزیز بن باز صاحب مفتی اعظم سعودی عرب لکھتے ہیں:

"جشن ولادت دین میں پیدا کردہ بدعتوں میں سے ایک بدعت ہے"۔(3)

جبکہ سلفیوں کے مقتدا اسماعیل سلفی صاحب میلاد شریف کے متعلق لکھتے ہیں:

"یہ رسم اہلِ اسلام میں غیر مسلم قوموں کی تقلید سے آئی ہے"۔(4)

حسین احمد مدنی دیوبندی لکھتے ہیں:

"وہابیہ نفس ذکر ولادت حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبیح و بدعت کہتے ہیں"۔(5)

مفتی عبداللہ بن باز لکھتا ہے یہ کام یعنی محفل میلاد کا کام دین کا کام نہیں یعنی نئ ایجاد کردہ بدعات میں سے ہے اور یہود و نصاریٰ کی نقل ہے۔(6)

الغرض غیر مقلدین علماء کے نزدیک محفل میلاد حرام، بدعت اور شرک ہے۔ اس کے کرنے والے بے ایمان اور غیر مسلم ہیں اور غیر مسلم قوموں کی یہ رسم ہے۔(والعیاذ باللہ)

---

(1) شہراہ بہشت، ص 131 مطبوعہ لاہور

(2) عید میلاد، ص 5 مطبوعہ لاہور

(3) اسلامی مہینے اور بدعاتِ مروجہ، ص 77، دارالاندلس، لاہور

(4) اسلامی مہینے اور بدعاتِ مروجہ، ص 79، دارالاندلس، لاہور

(5) الشہاب الثاقب، ص 67، دیوبند

(6) بدعات مروجہ ص ۱۵ مکتبہ سلفیہ لاہور

دوسری طرف غیر مقلدین کے امام اور علماء دیوبند[1] کے ممدوح نواب صدیق حسن بھوپالوی صاحب رقم طراز ہیں:

"سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں"۔[2]

اب بقول غیر مقلدین علماء کے نواب صاحب مشرک اور فعلِ حرام کے مرتکب اور غیر مسلموں کی تقلید میں بے ایمان ٹھہرے۔

اب غیر مقلدین ہی اس بات کی وضاحت کر دیں کہ وہ تو محفل میلاد منعقد کرنے والوں کو بدعتی و مشرک اور غیر مسلم سمجھتے ہیں جبکہ ان کے مجدد محفل میلاد نہ کرنے والوں کو غیر مسلم کہہ رہے ہیں۔ بقول شاعر۔

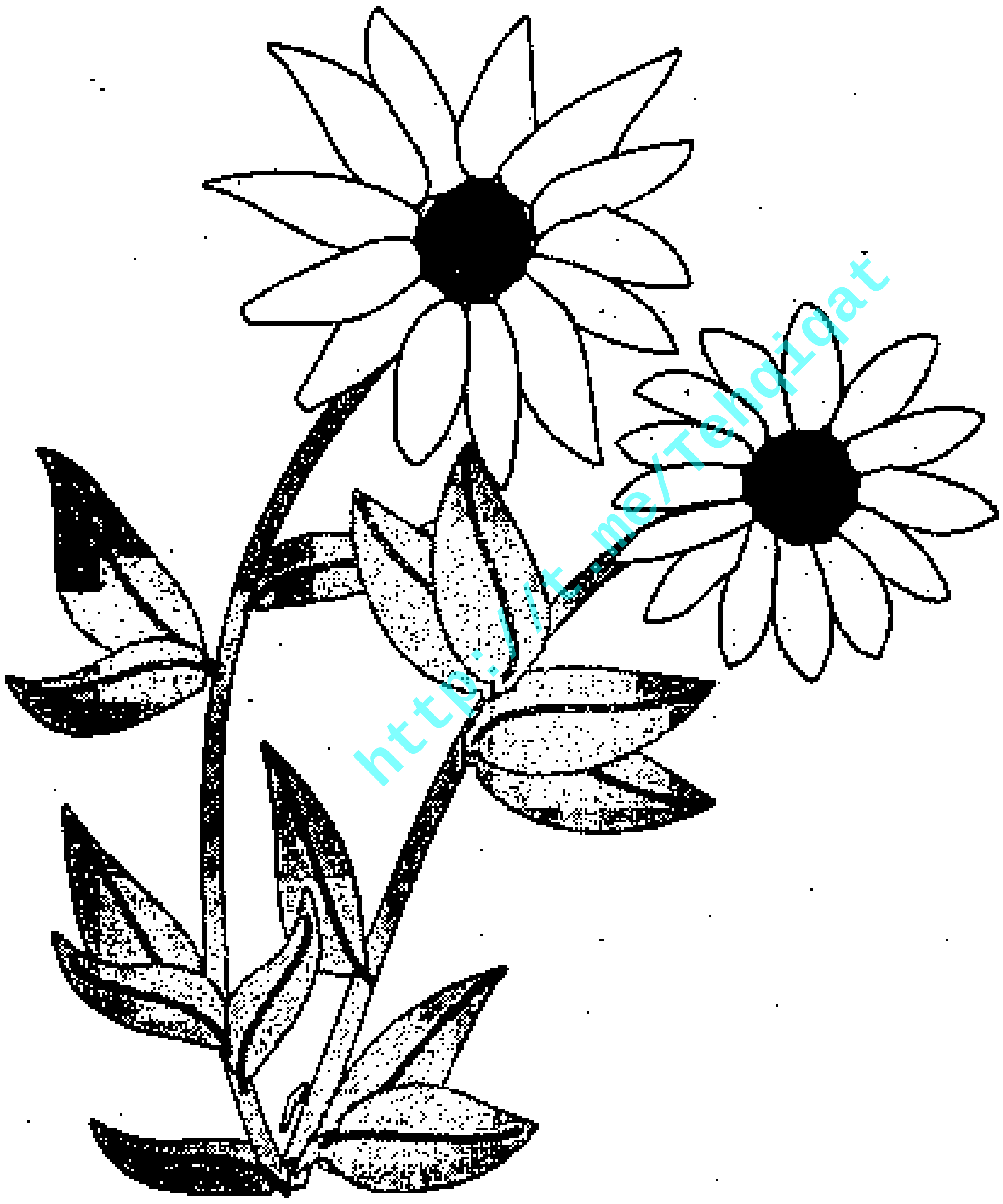
وہ باتیں ان کی نگاہیں بتا دیتی ہیں
جنہیں وہ اپنی زباں سے ادا نہیں کرتے

مزید یہ بھی واضح کر دیا کہ میلادِ رسول ﷺ کے حال کو سن کر فرحت و خوشی کا اظہار کرنا مسلمان ہونے کی علامت ہے جبکہ اس پر خوش نہ ہونا غیر مسلموں کی نشانی ایمان شکنی والی بات ہے۔

(1) مولوی اشرف وہابی لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خان اہل حدیث مسلک کے علمبردار اور وسیع النظر محقق ہیں۔ (اشرف التقلید) قاضی زاہد الحسینی دیوبندی لکھتے ہیں: قابل احترام بزرگ محدث و مفسر نواب صدیق حسن خان ہیں۔ (رحمت کائنات، ص210، ایبٹ آباد

(2) الشمامۃ العنبریہ، ص12، 1305 بھوپال، انڈیا

اسی طرح اہل حدیث کے امام اول ابن تیمیہ اور غیر مقلدین کے مستند عالم وحید الزمان محفل میلاد کو جائز و مستحسن سمجھتے ہیں۔وسیجئی توضیحہ ان شاء اللہ تعالیٰ۔



آیاتِ قرآنیہ سے:

تذکرۂ آمدِ مصطفیٰ ﷺ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ"

ترجمہ از مولانا محمد جوناگڑھی وہابی:

"آپ کہہ دیجیے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیے۔ وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کر رہے ہیں"۔ (1)

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت پر اظہارِ فرحت کرنے اور خوشی منانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ فضل ورحمت سے مراد کیا ہے؟

(1) ترجمۃ القرآن، ص 580، سعودی عرب

تفسیر اوّل از اشرف علی تھانوی

مقلد وہابی حضرات کے حکیم و مجدد مولوی اشرف علی تھانوی صاحب[1] رقمطراز ہیں:

"آیہ کریمہ صدر وعظ میں فضل اور رحمت سے مراد حضور ﷺ کی ذات بابرکات ہے"۔[2]

اسی صفحہ پر لکھتے ہیں:

"فضل اور رحمت سے مراد حضور ﷺ کا قدوم مبارک لیا جائے۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دنیوی ہوں یا دینی اور اس میں قرآن بھی ہے سب اس میں داخل ہو جائیں گی اس لیے کہ حضور ﷺ کا وجود باوجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا، پس یہ تفسیر اجمع التفاسیر ہو جائے گی۔ پس اس تفسیر کی بناء پر حاصل آیت کا یہ ہو گا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں کہ حضور ﷺ کے وجود باوجود پر خواہ وجود نوری ہو یا ولادتِ ظاہری اس پر خوش ہونا چاہیے اس لیے کہ حضور ﷺ ہمارے لیے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کا حضور ﷺ سے ہم کو

---

(1) علماء دیوبند ظاہراً اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہلاتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ وہابی ہیں جیسا کہ تھانوی صاحب خود اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں: "میری تمنا تھی کہ اگر میرے پاس ہزار روپیہ ہو تو سب کی تنخواہ کر دوں پھر (لوگ) خود ہی وہابی بن جائیں گے۔" (الافاضات الیومیہ، ج5، ص67) جبکہ دیوبندی مناظر منظور احمد نعمانی صاحب نے لکھا کہ "ہم بڑے سخت وہابی ہیں" تو مولوی زکریا نے اس کے جواب میں کہا: "مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں۔" (سوانح مولانا یوسف کاندھلوی، ص192)

(2) میلاد النبی، ص105، بک کارنر شوروم، جہلم

غرض اصل الاصول تمام مواد فضل ورحمت کی حضور ﷺ کی ذات پہنچنا بالکل ظاہر ہے۔ پس ایسی ذات بابرکات کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرح ہو کم بابرکات ہوئی۔ ہے"۔ (1)

تھانوی صاحب کی اس تفسیر سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ آیہ کریمہ میں فضل ورحمت سے مراد حضور تاجدار کائنات ﷺ کی ذات گرامی ہے اور یہ حقیقت بھی کھل کر سامنے آگئی کہ ولادت مصطفیٰ ﷺ پر خوش ہونا اور جشن منانا رب تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ ہے کیونکہ جتنی زیادہ سے زیادہ خوشی میلاد مصطفیٰ ﷺ پر کی جائے وہ کم ہے۔ حضور ﷺ کا مسلمانانِ عالم پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ کفر وضلالت کی ظلمتوں سے نکال کر ان کے دلوں کو نورِ ایمان سے جلاء بخشی۔

تفسیر ثانی از مفتی شفیع دیوبندی

سی آیہ کریمہ کی تفسیر میں مفسر دیوبند مفتی شفیع صاحب رقمطراز ہیں:

"رحمت سے مراد حضور ﷺ کی ذات گرامی ہے"۔ (2)

(1) میلاد النبی، ص 105/106، کارزبک شوروم، جہلم

(2) معارف القرآن، ج 4، ص 544، ادارۃ المعارف، کراچی

تفسیر ثالث از نواب صدیق حسن بھوپالوی:

غیر مقلدین کے بلند پایہ مفسر و محدث نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں:

"اس امت کو چاہیے کہ اس نعمت کی قدر و قیمت سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ملتِ اسلام میں پیدا کیا جس کی تمنا انبیاء اولوالعزم کر چکے ہیں۔" قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا"۔ (1)

الحاصل یہ کہ حق نصف النہار کی طرح روشن ہو گیا کہ ولادتِ مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کا ذکرِ خیر کرنا، فرحت و خوشی کا اظہار کرنا اور جشنِ میلاد منانا ایک مستحسن عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ"

تفسیر از اشرف علی تھانوی دیوبندی:

اس آیت کریمہ کی تفسیر دیوبندی مفسر اشرف علی تھانوی صاحب کرتے ہیں کہ یہاں اکثر مفسرین کے نزدیک فضل اور رحمت سے حضور کا وجود باوجود مراد ہے اور دوسری جگہ ارشاد ہے: "وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا" یہاں بھی بقول اکثر مفسرین حضور ﷺ ہی مراد ہیں۔ (2)

---

(1) الشمامۃ العنبریہ، ص56، بھوپال، 1305ھ

(2) میلاد النبی، ص105، جہلم

یہ حقیقت آشکار ہو گئی کہ فضل و رحمت سے مراد سرکارِ دو جہاں ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ اور اللہ کے فضل و رحمت پر خوشی کرنا امر خداوندی ہے تو پھر نتیجہ یہ نکلا کہ ذکر مصطفی ﷺ کرنا بھی امر خداوندی کی تعمیل ہے۔

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے آمد و بعثت مصطفی ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے:

"رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا"

"اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے رسول بھیج"۔

تفسیر از مولوی صلاح الدین یوسف:

اس آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے غیر مقلدین حضرات کے مستند مفسر مولوی صلاح الدین یوسف صاحب تحریر کرتے ہیں:

"یہ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی آخری دعا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں"۔ (1)

اہل حدیث حضرات ہی کے مفسر محمد عبدالفلاح اسی کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"یہ حضرات ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی دعا کا خاتمہ ہے۔ رسولا سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذریت میں آنحضرت ﷺ کے

(1) الفتح الربانی، ج2، ص189 / 181 * حاشیۃ القرآن، ص51، سعودی عرب

سوا کوئی دوسرا نبی نہیں ہوا۔ حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا، عیسٰی کی بشارت اور اپنی والدہ کا خواب ہوں۔ زمانہ حمل میں حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے ایک خواب دیکھا تھا کہ ان کے اندر سے ایک نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے ہیں۔(۱)

ہر دو تفاسیر سے یہ واضح ہو گیا کہ حضرت ابراہیم واسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے آمدِ مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کی دعائیں مانگیں۔ یہ بھی واضح ہو گیا کہ خود رب تعالیٰ نے بعثتِ مصطفی وآمد مصطفی ﷺ کا تذکرہ فرمایا اور اسی کو آج جشنِ میلاد سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔ وہابی مفسرین نے اس حقیقت کو بھی بذاتِ خود تسلیم کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ خود بھی اپنی ولادتِ باسعادت کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔ تو پھر اس کے ناجائز وبدعت ہونے کا کیا مفہوم؟

تفسیر از تھانوی وعبد الفلاح:

اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا"

تھانوی صاحب نے جو زیر آیت لکھا ہے اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ اصل شے خوشی کی اور مابہ الفرح والمنّت یہ ہے کہ حضور ﷺ ہمارے لیے سرمایہ ہدایت ہیں۔(2)

---

(1) اشرف الحواشی علی القرآن، ص24، لاہور

(2) میلاد النبی، ص107، جہلم

اہل حدیث کا مفسر مولوی صلاح الدین لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ کی نعت عظمیٰ ہونے کے اعتبار سے آنحضرت کا وجود تمام دنیا کے لیے احسان ہے مگر استفادہ کے پیشِ نظر یہاں صرف مؤمنین پر احسان کا ذکر ہے"۔ (1)

نعیم احمد دیوبندی و صلاح الدین یوسف:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ"

اس آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے ایک دیوبندی مفسر مولوی نعیم احمد غازی بجنوری دیوبندی لکھتے ہیں:

"مجاہد و زجاج کا قول یہ ہے کہ نعت سے مراد نبوت اور تحدیث سے مراد تبلیغ و پیغام رسانی ہے"۔ (2)

ہر دو مقلد وہابی و غیر مقلد وہابی حضرات کی تفاسیر سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نعمت سے مراد حضور تاجدار کائنات احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات گرامی ہے۔ اور مولوی نعیم احمد نے آگے لکھا ہے:

"ہر نعمت کا شکر واجب ہے"۔ (3)

---

(1) اشرف الحواشی، ص 86، لاہور

(2) درسی تفسیر، ص 283، اشرفیہ، لاہور

(3) درسی تفسیر، ص 286، اشرفیہ، لاہور

حضور ﷺ نعمت الٰہیہ ہیں تو گویا کہ ذکر مصطفی ﷺ کرنا واجب ہوا۔ جیسا کہ مولانا صلاح الدین یوسف صاحب نے اس آیت کریمہ:

"اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ کُفْرًا"

کے تحت لکھا ہے کہ:

"حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین اور لوگوں کے لیے نعمت الٰہیہ بنا کر بھیجا۔ پس جس نے اس نعمت کی قدر کی، اسے قبول کیا اس نے شکر ادا کیا وہ جنتی ہو گیا۔ اور جس نے اس نعمت کو رد کر دیا اور کفر اختیار کیے رکھا وہ جہنمی قرار پایا"۔ (۱)

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ حضور سرور کائنات ﷺ رب تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر دیوبندی و وہابی تفاسیر سے مصرح ہے تو آپ ﷺ کی آمد و بعثت کا تذکرہ کرنا باعث برکت اور نجات اُخروی ہوا۔

(۱) تفسیر حواشی، ص 704، سعودی عرب

تخلیقِ نور محمدی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں سب سے پہلے اپنے پیارے نبی جناب احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے نور کو پیدا فرمایا اور پھر اسی نور سے اس کائنات کو معرض وجود میں لایا، لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین وآسماں، شجر وحجر، عرش وکرسی الغرض کائنات ہر چیز کو پیدا کرنے سے پہلے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی نورانیت کو اپنے فیضِ نور سے پیدا فرمایا اور پھر اس نور کی برکت سے اس ساری کائنات کو وجود عطا فرمایا۔ مستند دیوبندی وہابی اکابرین نے اپنی کتب میں اس کی تصریح کی ہے۔ اشرف علی تھانوی و مولوی اقبال دیوبندی ہر دو حضرات اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

پہلی روایت: حدیث جابر:

"عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! مجھ کو خبر دیجیے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ نے کون سی چیز پیدا فرمائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے

پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا۔ الخ"

عربی عبارت از حاشیہ:

"یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ"۔ (1)

دوسری روایت: اوّل ما خلق اللہ نوری

اس روایت کو تقریباً ایک درجن سے زائد دیوبندی وہابی مفسرین اور علماء نے اپنی کتب میں نقل کیا ہے اور اس کو صحیح بھی کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" اول ما خلق اللہ نوری "

"اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا"۔ (2)

(1) نشر الطیب، ص10، مشتاق بک لاہور ٭ العطور المجموعہ، ص42/41، بیروت ٭ احسن الفتاوی ص ۵۱۰ جلد ۱ مطبوعہ کراچی ٭ مقامات مقدسہ اور اسلام کا اجتماعی مسلک ص209، اشرف اکیڈمی، لاہور ٭ وھکذا بتغیر قلیل ہدیۃ المہدی، ص 108، فیصل آباد ٭ مواعظ میلاد النبی، ص493، مکتبہ اشرفیہ، لاہور ٭ العرف شذی، ص512 ٭ ملفوظات محدث کشمیری، ص20، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان ٭ الآثار المرفوعہ ص33، مکتبہ قدوسیہ، لاہور

(2) یک روزہ ص ۱۱ مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان، منظوم قصص الانبیاء ص ۱۱۷ مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ ٭ الشہاب الثاقب، ص47، انڈیا ٭ خطبات حکیم الاسلام، ص477، دار الاشاعت، کراچی ٭ عطر الوردہ، ص24، دیوبند ٭ درسی تفسیر، ص294، مکتبہ اشرفیہ، لاہور ٭ آفتاب نبوت، ص239،

رشید احمد گنگوہی صاحب اس حدیث کی صحت کے حوالے سے رقمطراز ہیں:

"یہ حدیث کتب صحاح میں موجود نہیں مگر شیخ عبدالحق محدث دہلوی صاحب نے اول ما خلق اللہ نوری کو نقل کیا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم بندہ رشید احمد گنگوہی"۔(1)

اختصار کے پیش نظر تخلیق نور محمدی ﷺ کے بیان میں صرف دو احادیث نقل کی گئی ہے ورنہ درجنوں احادیث غیروں کی کتب میں موجود ہیں۔

ادارہ اسلامیہ، لاہور ٭ عقائد الاسلام، ج2، ص77 ٭ معارف القرآن، ج3، ص510، ادارۃ المعارف، کراچی ٭ انوار الباری، ج5، ص159 ٭ مواعظ میلاد النبی، ص493، مکتبہ اشرفیہ، لاہور

(1) فتاویٰ رشیدیہ، ص134، میر محمد کتب خانہ کراچی ٭ تالیفاتِ رشیدیہ، ص161، ادارہ اسلامیہ، لاہور

ذکر میلاد حضور ﷺ از احادیث نبویہ

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے بارہا اپنی ولادتِ باسعادت، بعثت شریفہ کا تذکرہ فرمایا اور ان واقعات عظیمہ کا ذکر خیر فرمایا جو آپ ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری پر پیش آئے اور معجزاتِ باہرہ کو بیان فرمایا۔ فی زمانہ ان واقعات و معجزات کو بیان کرنے کا نام اہل سنت کے نزدیک میلاد مصطفی ﷺ اور جشن میلاد رکھا جاتا ہے اب وہ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں جن کو دیوبندی علماء نے اپنی مستند کتب میں نقل کیا۔

دیوبندیوں غیر مقلدوں کے مجدد ابن عبدالوہاب نجدی کے لخت جگر جناب عبداللہ نجدی صاحب حدیث شریف نقل کرتے ہیں:

الحدیث الاوّل:

" روی احمد وغیرہ عن العرباض بن ساریة عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال انی عنداللہ فی ام الکتاب الخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته وسوف انبئکم بتاویل ذلک۔ دعوة ابی ابراہیم وبشارة عیسیٰ قومه ورؤیا امی التی رأت انه خرج منها نور اضاءت له قصور الشام وکذلک امهات المومنین یرین "

"حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک میں اللہ کے ہاں خاتم النبیین ہو چکا تھا۔ اور بیشک آدم (علیہ السلام) اپنی مٹی میں گوندھے ہوئے تھے۔ میں تمہیں اس کی خبر (حقیقت) بتا دیتا ہوں کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ کی بشارت ہوں۔ اور میں اپنی ماں کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے دیکھا (میری ولادت کے وقت) کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے اسی طرح امہات المؤمنین دیکھتی آئیں۔ (انبیاء علیہم السلام کی مائیں)"۔ (1)

حاکم نے اس کو صحیح الاسناد کہا ہے۔ (2)

نواب صدیق بھوپالوی، اشرف علی تھانوی اس کی صحت کے حوالے سے رقم طراز ہیں:

" اخرجه احمد والبزاز والطبرانی والحاكم والبیہقی عن العرباض بن سارية وقال الحافظ ابن حجر صححه ابن حبان والحاكم كذا فی المواہب "۔ (3)

عبدالحق حقانی فاضل دیوبند لکھتے ہیں:

" رواه احمد والبیہقی عن كثير الصحابة "۔ (4)

میر ابراہیم سیالکوٹی لکھتے ہیں:

"روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے اور صحیح کہا اس کو ابن حبان اور امام حاکم نے"۔ (5)

(1) سیرۃ الرسول، ص 12، بختیار پرنٹر، لاہور ☆ الرحیق المختوم، ص 54، ریاض، سعودیہ

(2) العطور المجموعہ، ص 42/41، دار البسائر الاسلامیہ، بیروت

(3) الشمامۃ العنبریہ، ص 10، بھوپال 1305ھ ☆ نشر الطیب، ص 27، مشتاق بک کارنر، لاہور

(4) تفسیر حقانی، ج 1، ص 347، مکتبۃ الحسن، لاہور

(5) سیرۃ المصطفیٰ، ص 194 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور

اس صحیح حدیث سے واضح ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنے میلاد اور ولادت باسعادت کا تذکرہ کیا۔ لہٰذا ولادتِ رسول ﷺ کا تذکرہ کرنا جائز و بدعت نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ حقیقت بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام آب و گل میں تھے اس وقت امام الانبیاء صرف نبوت ہی نہیں بلکہ تاج ختم نبوت سے بھی سرفراز ہو چکے تھے۔

اگر رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا ذکر کرنا بدعت و حرام ہے بقول دیابنہ کے تو پھر رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا کہیں گے؟ اس سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جد الانبیاء نے بھی حضور تاجدار کائنات ﷺ کی بعثت و تشریف آوری کے لیے دعائیں مانگیں۔ اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر خیر فرمایا اور آج اسی کو جشن میلاد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے نام سے منایا جاتا ہے۔

الحدیث الثانی:

دوسری حدیث شریف جس کو مستند دیوبندی و غیر مقلد حضرات کے ائمہ نے نقل کیا۔

تھانوی صاحب لکھتے ہیں:

"محمد بن سعد نے ایک جماعت سے حدیث بیان کی اس میں عطا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ہیں کہ آمنہ بنت وہب (آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ) کہتی ہیں کہ جب آپ (یعنی نبی اکرم ﷺ) میرے بطن سے جدا ہوئے تو آپ کے ساتھ ایک نور نکلا جس کے سبب مشرق و مغرب کے درمیان سب روشن ہو گیا پھر آپ زمین پر آئے اور دونوں ہاتھوں پر

سہارا دیئے ہوئے تھے پھر آپ نے خاک کی ایک مٹھی بھری اور آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا(کذا فی المواہب)"

عربی عبارت حدیث:

" ولما ولدته امه خرج منه نور اضاءت له قصور الشام "۔[1]

برادران اسلام! حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کی ولادت طیبہ کے وقت سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے نور مصطفی کی کرنوں سے شام کے محلات کو اور شرق و غرب کو دیکھ لیا تو جس نبی کی ماں کی اتنی عظمت ہے کہ وہ شرق و غرب اور قصور شام کو دیکھ لیتی ہے تو اس نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی اپنی نگاہ نبوت کا کیا عالم ہوگا؟ اگر حضور سرور کائنات ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا شام و روم کے محلات کو نور مصطفی ﷺ سے دیکھ سکتی ہیں تو خود آقاو وجہاں نبی آخر الزمان ﷺ بھی شرق و غرب کو بدرجہ اولیٰ دیکھ سکتے ہیں۔ اور حقیقت حال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب علیہ الصلوۃ السلام کو نور سے پیدا فرما کر ان کے

(1) نشر الطیب، ص26، مشتاق بک کارنر لاہور ٭ الشمامۃ العنبریۃ، ص10، بھوپال، انڈیا 1305ھ ٭ سیرۃ خاتم الانبیاء مطبوعہ کراچی، وھکذا فی الرحیق المختوم اردو، ص83، مکتبہ سلفیہ، لاہور ٭ روضۃ الانوار عربی، ص10، دارالسلام، ریاض ٭ سیرۃ النبی سید سلیمان ندوی، ص850، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد ٭ سیرۃ الرسول عربی، ص12، بختیار پرنٹر، لاہور ٭ العطور المجموعۃ، ص63، سعودی عرب ٭ ترجمان السنۃ، ج4، ص115، بدر عالم، ادارہ اسلامیہ، لاہور

نور سے شرق و غرق کو روشن کر دیا اور ظلمت کی وادیوں میں بھٹکنے والوں کو نورِ مصطفیٰ ﷺ کی کرنوں سے ہدایت کے راستے پر گامزن کر دیا۔

الحدیث الثالث:

ولادت مصطفیٰ کی خوشی میں ابولہب کے عذاب میں تخفیف

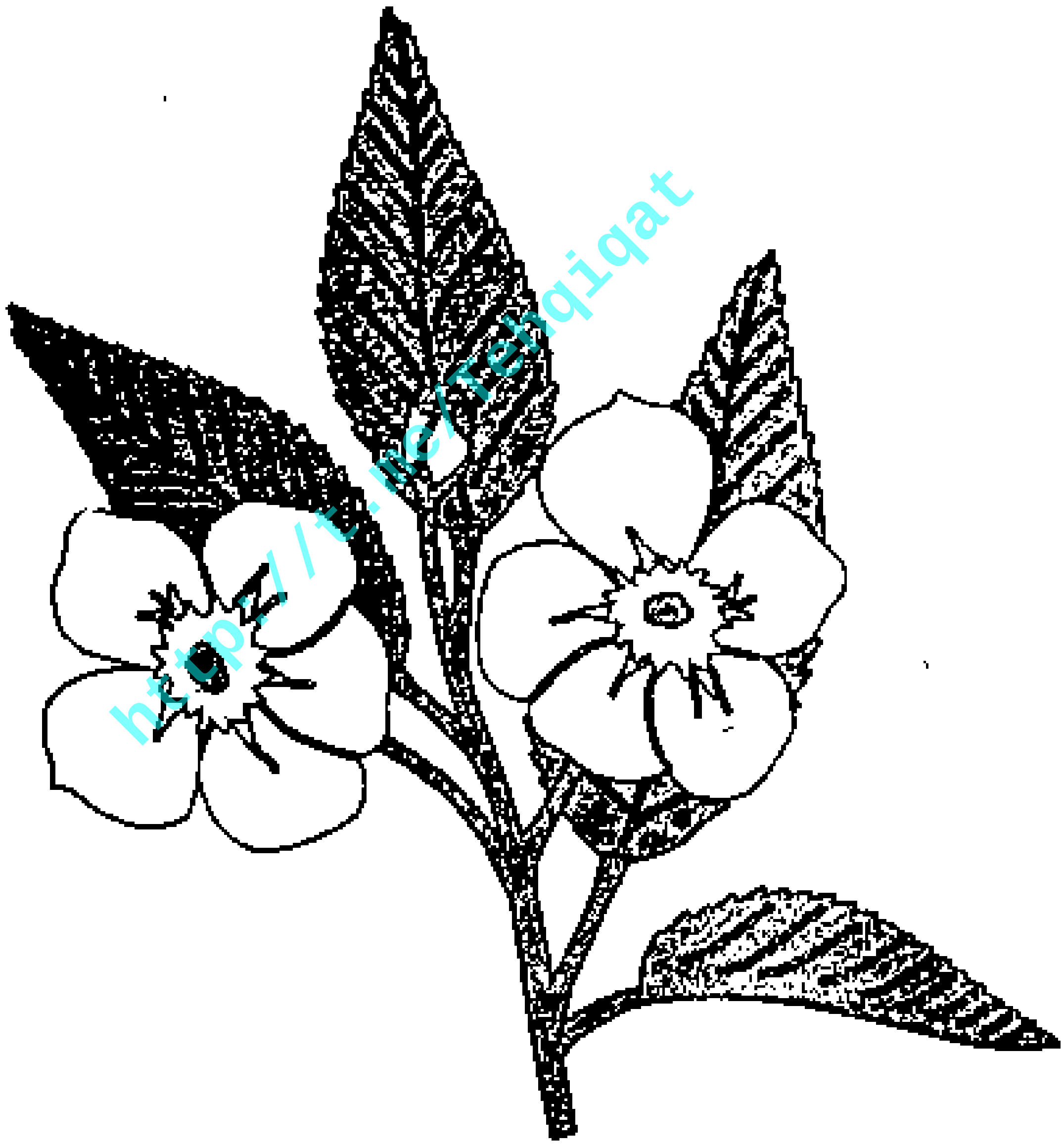
اس حدیث شریف کو مستند دیوبندی و غیر مقلدین علماء و مولوی عبد اللہ اور ابن قیم وغیرہ نے نقل کیا ہے۔ عبد اللہ نجدی لکھتے ہیں:

" وارضعته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثویبۃ عتیقۃ ابی لھب۔ اعتقھا حین بشرته بولادته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وقد رؤی ابو لھب بعد موته فی النوم۔ فقیل له ! ما حالک۔ فقال! فی النار۔ الا انه خفف عنی کل اثنین وامصی حین بین اصبعی ھاتین ماء واشار برأس اصبعه وان ذلک باعتاقی ثویبۃ عندما بشرتنی بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارضاعھا له "۔ (1)

"ابولہب کی آزاد کردہ باندی نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تو ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا جب اس نے رسول اللہ ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنائی۔ ابولہب کو مرنے کے بعد اسے خواب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ کہا آگ میں جل رہا ہوں۔ ہاں ہر پیر کو (عذاب میں) تخفیف کر دی جاتی ہے اور انگلی کے اشارے سے کہنے لگا کہ میری

(1) سیرت مصطفیٰ ص ۱۵۴، مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور، مختصر سیرۃ الرسول، ص 13، مختیار پرنٹر، لاہور ☆ تحفۃ المودود باحکام المولود از ابن قیم، ص 19 ☆ فیض الباری، ج 4، ص 278، مکتبہ دار الفکر الاسلامی، لاہور ☆ تیسیر الباری وحید الزمان، ج 7، ص 31 مطبوعہ لاہور

ان دو انگلیوں کے درمیان سے پانی (کا چشمہ) نکلتا ہے۔ (جو میں پیتا ہوں) اور یہ اس وجہ سے کہ میں نے ثویبہ کو آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے نبی مکرم ﷺ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تھی اور اس نے آپ (ﷺ) کو دودھ پلایا"



شرح حدیث از منکرین میلاد

عبداللہ نجدی:

اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے نجدیوں کے امام عبداللہ رقمطراز ہیں:

" فاذا كان هذا ابو لهب الكافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی بفرحة ليلة مولد النبی صلی الله عليه وآله وسلم به فما حال المسلم الموحد من الله ينتشر مولده "

"جب ابو لہب کافر کا (جس کی قرآن میں مذمت بیان کی گئی ہے) آپ ﷺ کی ولادت پر خوش ہونے کی وجہ سے یہ حال ہے تو آپ ﷺ کی امت کے اس موحد مسلمان کا کیا کہنا جو آپ ﷺ کی ولادت پر مسرور اور خوش ہے"۔ (1)

برادران اسلام! سچ ہے کہ الفضل ما شهدت به الاعداء (فضیلت وہی ہے جس کا اقرار دشمن بھی کرے) اللہ تعالیٰ نے سچی بات معاندین کے سرداروں سے کہلوا دی کہ کافروں کا سردار جس کی مذمت میں پوری سورت نازل ہوئی وہ اگر میلاد مصطفی ﷺ پر

(1) ترجمہ از حافظ محمد اسحاق نجدی "مختصر سیرۃ الرسول عربی، ص 13، بختیار پرنٹر، لاہور ‛ سیرۃ الرسول اردو، ص 23، جہلم

خوشی کرے تو محروم نہیں رہتا تو جس شخص کے قلب وذہن کو اللہ تعالیٰ نے نور ایمان سے روشن کیا ہو وہ میلاد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء پہ جشن کرے تو کیونکر اجر وثواب اور برکات سے محروم رہ سکتا ہے۔

مجدیوں کے امام کی اس عبارۃ" فما حال المسلم الموحد "سے یہ حقیقت بھی نصف النہار کی طرح روشن ہو گئی کہ جشن میلاد منانا، ذکر ولادت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کرنا، آمد مصطفی ﷺ پہ خوشی ومسرت اور فرحت وسرور کا اظہار کرنا مسلمانوں موحدوں کا کام ہے نہ کہ غیر مسلموں کا۔

اپنی آواز کی لرزش پہ تو قابو پالو
پیار کے بول تو ہونٹوں سے نکل جاتے ہیں

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی:

مزید بر آں ایک دوسرے مستند غیر مقلد عالم ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب اسی حدیث کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

ظاہر ہے کہ ثویبہ کی آزادی اس کے لئے موجب ثواب یا راحت اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں ہو۔ (1)

نواب صدیق حسن بھوپالوی لکھتے ہیں:

"ثویبہ جسے ابولہب نے وقت بشارت ولادت آنحضرت ﷺ کے آزاد کر دیا تھا"۔ (2)

(1) حاشیہ سیرۃ المصطفی ﷺ، ص 155/154 مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور

(2) الشمامۃ العنبریہ، ص 13، بھوپال، انڈیا، 1305ھ

عبارات مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ ابولہب کو ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں راحت وسکون اور اجر ملا۔ اگر کافر کو ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی کرنے سے اجر وثواب اور راحت وسکون مل سکتا ہے تو مسلمان تو اس پر بدرجہ اولیٰ اجر وثواب کا مستحق ہے۔

رشید احمد لدھیانوی:

جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا رشید احمد لدھیانوی صاحب اسی حدیث کی توضیح میں رقمطراز ہیں:

"جب ابولہب جیسے کافر کے لیے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہو گئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا"۔ (1)

بفضل اللہ تعالیٰ آقائے دوجہاں، نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر خوشی کرنے والے کافر ملعون کے عذاب میں اگر تخفیف ہو جاتی ہے تو بدرجہ اولیٰ مومن امتی کے عذاب میں تخفیف ہو گی۔

دوسرا یہ ہے کہ محبت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء میں خرچ کرنا، صدقہ وخیرات کرنا، تبرک ولنگر تقسیم کرنا اسراف وتبذیر (فضول خرچی) نہیں بلکہ محبت میں اضافہ کرنے اور مراتب کو بڑھانے والی بات ہے۔

---

(1) احسن الفتاویٰ، ج 1، ص 347 ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

عبدالحی لکھنوی:

اسی حدیث شریف کے حوالے سے دیابنہ کے ممدوح ہر دلعزیز مولوی عبدالحیؒ لکھنوی لکھتے ہیں:

"جب ابولہب ایسے کافر پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی قدرت کے موافق آپ کی محبت میں خرچ کرے کیونکر اعلیٰ مراتب کو نہ پہنچے گا"۔ (1)

آقائے نامدار، مدنی تاجدار، احمد مختار ﷺ کی ولادت باسعادت کے جشن میں صدقات نافلہ کرنا محبت مصطفیٰ ﷺ کی علامت ہے۔ دریں مقام تھانوی صاحب نے تو انتہاء ہی کردی، وہ لکھتے ہیں:

"حضور ﷺ ہمارے لیے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں حتیٰ کہ ہم کو جو روٹیاں دو وقتہ مل رہی ہیں اور عافیت اور تندرستی اور ہمارے علوم یہ سب حضور ﷺ ہی کی بدولت ہیں"۔ (2)

ایک شبہ کا ازالہ:

کافروں کے عذاب میں تو تخفیف نہیں ہوتی آپ کس طرح کہتے ہیں ابولہب کے عذاب میں تخفیف ہوئی؟

جواب: قرآنی قاعدہ تو یہی ہے کہ کفار کے عذاب میں تخفیف نہیں ہوتی لیکن رب تعالیٰ جس کو چاہے اس قاعدہ سے مستثنیٰ کردے جیسا کہ پہلے آپ دیابنہ کے مستند علماء کی تصریحات ملاحظہ کر چکے ہیں۔

(1) مجموعۃ الفتاویٰ، ج2، ص282، کراچی

(2) میلادالنبی، ص105/106، جہلم

مزید برآں دیوبندی حضرات کے محدث کبیر انور شاہ کشمیری صاحب اسی حدیث شریف کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"فیه دلیل ان طاعات الکفار تنفع شیئا ولولم تدرء العذاب"

"اسی حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ کفار کی طاعات انہیں کچھ فائدہ دیتی ہیں اگرچہ مکمل عذاب نہیں اٹھتا"۔(1)

خلاصہ کلام یہ ہوا کفار اگر طاعات کریں تو انہیں اس سے نفع ہوتا ہے اور عذاب میں تخفیف ہوتی ہے جیسا کہ دیوبندی وہابی محدثین نے اس کی تصریح کر دی۔

بخوف طوالت چند احادیث نبویہ علیہ التحیۃ والثناء پر اکتفاء کیا گیا ہے ورنہ درجنوں احادیث میلاد النبی ﷺ کی عظمت وافادیت کو واضح کرتی ہیں۔

(1) فیض الباری، ج4، ص278، مکتبہ دارالفکر الاسلامی، لاہور

ذکر میلادِ حضور ﷺ از اقوال صحابہ و اکابرین

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کے غلام (صحابہ کرام) بھی اپنے اپنے انداز میں اپنے پیارے محبوب جناب حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی ولادت باسعادت کا تذکرہ کرتے تھے جیسا کہ مستند دیوبندی وہابی اکابر کی کتب اس پر شاہد ہیں۔

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ :1

دیوبندیوں کے مجدد حکیم اشرف علی تھانوی صاحب رقمطراز ہیں:

جب آپ غزوہ تبوک سے مدینہ طیبہ میں واپس تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ کو اجازت دیجیے کہ کچھ آپ کی مدح کروں (چونکہ نبی اکرم ﷺ کی مدح خود طاعت ہے اس لیے) آپ نے ارشاد فرمایا کہ کہو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سالم رکھے۔ انہوں نے یہ اشعار آپ کے سامنے پڑھے۔ ان میں سے آخری دو شعر یہ ہیں:

وانت لما ولدت اشرقت ۔۔۔ الارض وضاءت بنورک الافق

فنحن فی ذلک الضیاء وفی النور ۔۔۔ سبل الرشاد نخترق

ترجمہ از نواب صدیق اہل حدیث:

"حضور کی ولادت سے زمین چمک اٹھی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نور سے افق تابدار ہوا۔ ہم اس نور کی روشنی میں ہدایت کا راستہ اختیار کرتے ہیں"۔ (1)

حضرت سیدنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جب یہ اشعار بارگاہ رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میں پیش فرمائے تو وہاں پر ہزاروں صحابہ کرام کا اجتماع تھا۔ اس اجتماع کثیر میں انہوں نے حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ولادت باسعادت کا تذکرہ کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نورانیت کا ذکر کیا اور فضائل ومناقب کو بیان کیا۔ تو اسی طرح کی محافل مبارکہ کو آج محافل میلاد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور اس سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ ولادت مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کی محافل کا انعقاد موجودہ دور کی اختراع وایجاد نہیں بلکہ حضور سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے دور سے چلی آتی ہیں۔ اور ذکر ولادت رسول علی صاحبہا الصلاۃ والسلام سے اپنی سماعتوں کو جلا بخشنا اور قلب واذہان کو محبت رسول سے روشنی دینا نجوم ہدایت (صحابہ کرام علیہم الرضوان) کی سنت مبارکہ ہے۔

(1) نشر الطیب، ص16، لاہور * الشمامۃ العنبریۃ، ص10، انڈیا * مختصر سیرۃ الرسول اردو، ص130 جہلم / عربی، ص13، لاہور * زاد المعاد، ج3، ص470 * خطبات حکیم الاسلام، ج3، ص139 * شکر النعمۃ ص48 * نور وبشر از بادشاہ گل دیوبندی، ص18 * العطور المجموعۃ، ص45، دار البسائر، سعودی عرب

محدث ابن جوزی 2:

محدث ابن جوزی متوفی 507ھ[1] اور میلاد مصطفی ﷺ

شیخ عبد اللہ نجدی لکھتے ہیں:

" قال ابن الجوزی فاذا کان ھذا ابو لھب الکافر الذی نزل القرآن بذمه جوزی بفرحة لیلة مولد النبی ﷺ فماحال المسلم الموحد من امته صلی اللہ علیه وآله وسلم بمولده؟ "۔[2]

"یعنی محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ شب میلاد کی خوشی کی وجہ سے ابو لہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اس کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے جس کی مذمت میں قرآن پاک کی سورۃ مبارکہ نازل ہوئی تو اس مسلمان موحد کا کیا حال ہو گا جو حضور ﷺ کی محبت میں جشن میلاد کرتا ہے اور محبت و فرحت کا اظہار کرتا ہے"۔

---

(1) حافظ خالد دیوبندی لکھتے ہیں: "حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میری نظر میں ایسا کوئی عالم نہیں ہے جس نے ابن جوزی سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہوں"۔ (وقت کی قدر و اہمیت، ص26، دارالقلم، لاہور) مزید لکھتے ہیں: "امام جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے علامہ حدیث اور امام وقت او بہت بڑے واعظ تھے۔" (وقت کی قدر و اہمیت، ص15، لاہور) مولوی زکریا سہارنپوری، محدث ابن جوزی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ان کے درس کا یہ عالم تھا کہ مجلس میں بعض مرتبہ ایک لاکھ سے زائد شاگردوں کا اندازہ لگایا گیا۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک لاکھ آدمی مجھ سے بیعت ہوئے اور بیس ہزار میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ (تبلیغی نصاب ص ۱۳۰، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(2) مجموعۃ الفتاوٰی ص ۲۸۲، مطبوعہ کراچی ٭ مختصر سیرۃ الرسول، ص13، لاہور

اس سے پتا چلا کہ آج سے 800 سال قبل کے محدثین بھی محفل میلاد منعقد کرتے تھے اور کرنے والوں کو داد تحسین دیا کرتے تھے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ منکرین میلاد بعد کی پیداوار ہیں۔ اگر واقعۃً معاندین کے نزدیک محفل میلاد بدعت و حرام ہے تو پھر ہمت کریں اور ابن جوزی علیہ الرحمۃ جیسے عظیم محدث پہ فتویٰ حرمت صادر کریں۔ اگر وہاں ان کے قلم و قرطاس ساکت ہیں تو پھر موجودہ اہل سنت پر اپنی زبانیں اور قلم و قرطاس کیوں صاف کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف امت کے عظیم المرتبت محدث کا عمل بھی ملاحظہ فرمائیں۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 911ھ

جلال الملۃ والدین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ [1] کے متعلق اہل حدیث عالم تفضیل احمد فاضل جامعۃ الدعوۃ الاسلامیۃ لکھتے ہیں:

"محفل میلاد کے قائلین میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار متقدمین میں ہوتا ہے"۔ [2]

غیر مقلد عالم نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ مقبول بارگاہ رسالت مآب ﷺ، امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ جیسے عظیم محدث بھی محفل میلاد پاک کے جواز کے قائل تھے

---

(1) حنیف احمد گنگوہی دیوبندی امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں۔ آپ نے اور دوسرے لوگوں نے کئی بار حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے آپ کو یا شیخ السنۃ، یا شیخ الحدیث کہہ کر خطاب فرمایا۔ شیخ شاذلی فرماتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت مبارکہ کتنی مرتبہ ہوئی تو فرمایا ستر مرتبہ سے زیادہ۔ (ظفر المحصلین، ص 37، دار الاشاعت، کراچی)

(2) اسلامی مہینے اور بدعات مروجہ، مصدقہ شبیر احمد عثمانی مدرس جامعہ مدینہ فیصل آباد، ص 61، دار الاندلس، لاہور * وہکذا بتغیر طویل براہین قاطعہ ۲۳ مطبوعہ کراچی * وہکذا بتصرف قلیل، کیا صلاۃ وسلام اور محفل میلاد بدعت ہے؟، ص 69، کراچی

اور ان ہی کی تفسیر جلالین اپنے مدارس میں پڑھانے والے ان سے انحراف کیے ہوئے کیوں نظر آتے ہیں؟ اسی طرح دیوبندیوں وہابیوں کے ہاں بھی مستند و معتمد علیہ بزرگ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی کا محفل میلاد منعقد کرنا اور حضور ﷺ کے دیدار پُر انوار سے مشرف ہونا بھی مسلم ہے۔

شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی 1131ھ

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی تحریر کرتے ہیں اور رشید احمد گنگوہی [1] تسلیم کرتے ہیں:

"شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی ربیع الاول میں کچھ کھانا پکا کر تقسیم بھی کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو کچھ میسر نہ آیا تو آپ نے پچھے دو پیسے کے چنے بھنوا کر تقسیم کر دیے۔ خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ ان چنوں کو تناول فرما رہے ہیں"۔ [2]

حضرت شاہ عبدالرحیم [3] متوفی 1131ھ دیوبندی وہابی حضرات کے نزدیک بھی مستند ہیں۔ برادران اسلام! حضرت شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفل میلاد کا ہر سال

(1) رشید احمد گنگوہی سے اس واقعہ کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے اس واقعہ کی صحت کے بارے میں کوئی جرح نہیں کی بلکہ اس کو تسلیم کیا ہے۔

(2) دعوات عبدیت، ص 9، حصہ چہارم ٭ رسالہ الامداد، عنوانات و حواشی مولوی خلیل احمد تھانوی کے مرقوم، ص 19، الجامعۃ الاسلامیہ، لاہور ٭ فتاویٰ رشیدیہ، ص 94، میر محمد کتب خانہ، کراچی ٭ تالیفاتِ رشیدیہ، ص 130، ادارہ اسلامیات، لاہور ٭ ذکر رسول، ص 26، 25، لاہور

(3) احسن نانوتوی لکھتے ہیں: "عبدالرحیم شاہ صاحب فقہ حنفی کے جید علماء میں شمار کیے جاتے ہیں اور فقہی جزئیات پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں"۔ (ظفر المحصلین، ص 41، دارالاشاعت، کراچی) مولوی ابراہیم

اہتمام کرتے تھے اور محفل میلاد میں تبرک وشیرینی کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے۔ اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ محفل میلاد اگر بدعت وحرام ہوتی تو اتنے بڑے جلیل القدر اکابرین کبھی بھی اس بدعت کا ارتکاب نہ کرتے اور اتنا زیادہ اہتمام نہ کرتے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہندوستان میں محفل انعقاد کرنا اور حضور ﷺ کا اپنے امتی کی اس محفل پر خوش ہونا اس بات کی بین دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی محافل کو ملاحظہ فرماتے ہیں، ان سے خوش ہوتے ہیں، اپنے امتیوں کے تحائف کو شرف قبولیت عطا فرما کر جزائے کثیر دیتے ہیں، شرق وغرب میں بسنے والے امتیوں کی خبر گیری فرماتے ہیں اور نظر رحمت بھی فرماتے ہیں۔

شیخ احمد بن محمد مالکی کا قول:

تمام علماء دیوبند کی متفقہ مسلمہ کتاب المہند میں شیخ احمد بن محمد مالکی کا قول ملاحظہ فرمائیں:

"ان المولد الشریف ان کان سالمًا مما یعرض له من المنکرات فهو امر مستحب محمود شرعًا کما هو المعروف عند اکابر العلماء جلیلا بعد جلیل وقرنا بعد قرن"

مولود شریف اگر عارض نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے۔ (1)

میر سیالکوٹی لکھتے ہیں: "حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم عامل اور ولی کامل تھے"۔ (سراجاً منیراً، ص 35 مطبوعہ جمعیت اہل حدیث سیالکوٹ)

(1) المہند علی المفند، ص 122 / 121، مکتبۃ الحسن، لاہور

دیوبندی حضرات کے رئیس المحرفین اور محدث زمانہ سرفراز صفدر گکھڑوی اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے، لکھتے ہیں:

"بعض بزرگوں سے ثابت ہے کہ آپ کی ولادت کے دن آپ کے لیے ایصالِ ثواب کرنا اور آپ کے صحیح حالات بیان کرنا"۔[1]

(1) باب جنت، ص125

مشائخ کا عمل مبارک:

مولوی عبدالحیٔ لکھنوی صاحب لکھتے ہیں:

"اکثر مشائخ طریقت رحمہم اللہ نے حضورِ سرور کائنات علیہ الصلاۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ محفل میلاد سے راضی اور خوش ہیں۔ پس وہ چیز ضرور اچھی ہے جس سے آپ خوش ہیں"۔(1)

قرونِ اولیٰ کے اکابر:

دیوبندی مولوی کوثر نیازی لکھتے ہیں:

"قرون اولیٰ سے اکابر علمائے اسلام یوم ولادت آنحضرت ﷺ خیر و برکت کا دن مانتے ہیں اور اسے عید سعید کی طرح مناتے چلے آ رہے ہیں۔ ان اکابر میں وہ زعمائے ملت بھی شامل ہیں جو ارتکاب بدعت کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے"۔(2)

متاخرین آئمہ کا عمل: عبداللہ بن باز اہل حدیث لکھتے ہیں کہ متاخرین میں سے کچھ لوگوں نے اس کے انعقاد کو جائز سمجھا بشرطیکہ فواحش اور منکرات سے محفوظ ہو(3)

مذکورہ بالا عبارات سے یہ حقیقت نکھر کر سامنے آگئی کہ اکابرین اسلام اور مشائخ عظام بھی محافل میلاد کا انعقاد کیا کرتے تھے تاہم مخالفین اکابرین اسلام سے اپنا تعلق توڑ چکے ہیں۔

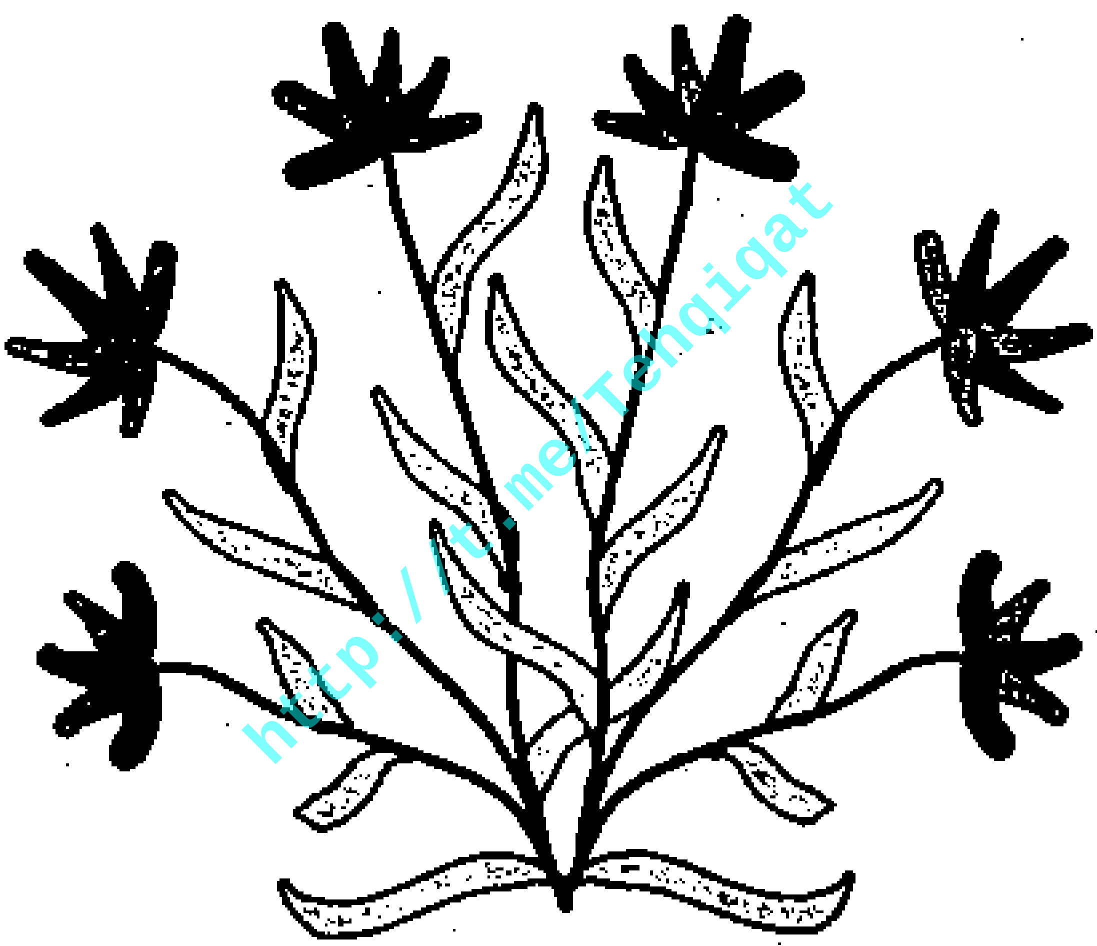
---

(1) مجموعۃ الفتاویٰ، ج2، ص283، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

(2) ذکر رسول، ص25، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور

(3) بدعات مروجہ ص ۱۳ مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

مولوی کوثر نیازی کی عبارت سے واضح ہوا کہ قرونِ اولیٰ سے مسلمانانِ عالم محفل میلاد کو بطورِ عید مناتے چلے آرہے ہیں۔



جوازِ میلاد مصطفیٰ ﷺ از علماءِ غیر مقلدین

اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے اپنے پیارے محبوب ﷺ کی عظمت کو بڑھاتا رہا جبکہ معاندین و منکرین عظمت مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرتے آرہے ہیں اور اپنے بغض و عداوت کا اظہار کرتے آرہے ہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں کہ ان ہی کی زبانوں سے حق کی حقانیت کو واضح کر دیتا ہے۔

غیر مقلدین کے امام ابن تیمیہ

دیوبندی وہابی علماء کی متفقہ معتبر [1] شخصیت ابن تیمیہ صاحب متوفی 728ھ لکھتے ہیں:

"فتعظیم المولد واتخاذه موسمًا قد یفعله بعض الناس ویکون له فیه اجر عظیم لحسن قصده وتعظیمه لرسول الله ﷺ کما قدمته لک یحسن من بعض الناس"

---

(1) مولوی خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی ابن تیمیہ و ابن قیم کے متعلق لکھتے ہیں: "ہمارے علماء کے نزدیک بھی یہ دونوں بزرگ بڑے مرتبہ کے عالم ہیں"۔ (اکابر کے خطوط، ص 110 کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ، ص 21)

"میلاد شریف کی تعظیم کرنا اور اسے شعار بنالینا جس طرح بعض لوگوں کا عمل ہے ان کے لیے اس میں اجر عظیم ہے ان کے اچھے ارادے اور رسول اللہ ﷺ کی تعظیم کرنے کی وجہ سے جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، بعض اس کو اچھا سمجھتے ہیں"۔ (1)

یہ بات واضح رہے کہ ابن تیمیہ نے واشگاف الفاظ میں یہ بیان کر دیا کہ میلاد شریف میں رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہے۔ اور اس کے کرنے والوں کے لیے اجر عظیم اور عطاء جزیل کی بشارت عظمیٰ ہے۔

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ سات سو سال قبل بھی لوگوں کے ہاں محفل میلاد شریف کا تصور بطورِ تعظیمِ رسول ﷺ موجود تھا اور معمول بہا تھا۔

منکرین ذکر مصطفیٰ ﷺ سے یہ گزارش ہے کہ وہ محفل مولود کو تو بدعت، شرک اور عیسائیوں کا عمل گردانتے ہیں تو اب اپنے مجتہد ابن تیمیہ کے مسلمان ہونے کی بھی ذرا وضاحت کر دیں کیونکہ وہ تو میلاد رسول ﷺ کو مستحسن و مستحب جانتے ہیں۔

وحید الزمان غیر مقلد:

اسی طرح غیر مقلدین کے پیشوا وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

"ہمارے نبی حضور رسالت مآب ﷺ کے جشن ولادت کے اظہار کیلیے مجلس میلاد قائم کرنے میں اختلاف ہے مگر بدعات و محرمات سے خالی ہو تو جائز ہے جیسا کہ ابن جوزی، نووی، ابن حجر، سخاوی، سیوطی اور قسطلانی رحمھم اللہ نے بیان کیا"۔ (2)

(1) اقتضاء الصراط المستقیم، ج2، ص620، مکتبۃ الرشید، ریاض

(2) ہدیۃ المہدی اردو، ص89، فیصل آباد

وحید الزمان کا ایک دوسرا فتویٰ یہ ہے کہ محفل میلاد بدعت حسنہ ہے۔[1]

وحید الزمان صاحب نے صراحت کر دی کہ منکرات وبدعات سے خالی جشن ولادت مصطفی ﷺ مستحسن ہے اور یہی اکابرین امت کا نظریہ ہے۔

سید احمد بریلوی وہابی:

نواب محمد علی خان صاحب وہابی رقم طراز ہیں:

"تاآنکه شب بپایاں رسید وصبح صادق بدمید وجهاز از مکان خوف وہولناک بخیریت تمام بدر آمد وبرگا ہے کہ روز روشن شد۔ ناخدا چند طبق حلوائے از حجرہ خویش میادن آوردہ مجلس مولود شریف منعقد کردہ بعد از اختتام قصائد مولودیہ شیرینی تقسیم نمود"۔[2]

نواب صاحب نے لکھا ہے کہ سید احمد صاحب جہاز میں سفر کر رہے تھے کہ بوقت رات سمندر کی حالت ہولناک ہو گئی اور رات بخیریت گزر گئی اور جہاز خطرناک مکان (جگہ) سے نکل آیا تو جہاز کے کپتان نے اس کے شکریے کے طور پر حلوہ تیار کر کے مجلس مولود شریف منعقد کی اور عربی قصائد مولود پڑھنے کے بعد شرینی (حلوہ) کو تقسیم کر دیا۔

اس سے واضح ہوا سید احمد صاحب وہابی نے بھی بذات خود محفل میلاد شریف میں شرکت کی اور اپنے ماننے والوں کو اس کی ترغیب دلائی۔

(1) تیسیر الباری شرح بخاری، ج 2، ص 177

(2) مخزن احمدی، ص 85، آگرہ، انڈیا

نواب صدیق حسن بھوپالوی:

غیر مقلدین کے جلیل القدر محدث نواب حسن بھوپالوی صاحب نے میلاد النبی کے جواز پر ایک پوری کتاب لکھی ہے، حضرت صاحب لکھتے ہیں:

"رسائل میلاد نبوی ﷺ کی تعداد پچاس عدد سے زائد بڑھ گئی ہے"۔[1]

دوسری جگہ امتثال امر کی ترغیب دیتے ہوئے لکھتے ہوئے ہیں:

"اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کر لیں کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر یا وعظ سیرت و سمت و دل وہدی و ولادت و وفات آنحضرت کا کریں پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں"۔[2]

حضرت اپنے محبین سے یہ درخواست کر رہے ہیں تم ہر روز ذکر ولادت کرو، ہر روز نہیں کرتے تو ہر ہفتہ یا ہر ماہ میں ضرور اس کا التزام کر لو اور ماہ ربیع الاول میں کوئی دن ہی نہ چھوڑیں۔

اب معترضین و مفترین کی نواب صدیق غیر مقلد صاحب کے بارے میں کیا رائے ہے یہ تو ہر روز محفل میلاد کے انعقاد کے لیے کہہ رہے ہیں؟

(1) الشمامۃ العنبریہ، ص4، بھوپال

(2) الشمامۃ العنبریہ، ص5، بھوپال، 1305ھ

آراءِ علماءِ دیوبند بر جوازِ میلاد

تمہیدی گفتگو کے اندر آپ بغور اس چیز کا مطالعہ کر چکے ہیں کہ دیوبندی علماء محفل میلاد کو بدعت و ناجائز گردانتے ہیں اور غیر مقلدین حضرات تو اس کو شرک و بدعت کے ساتھ حرمت کے فتویٰ صادر کر کے اپنی عداوت قلبی اور دلی تعصب کا اظہار کرتے ہیں، دلی تعصب کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ اور بغض و عداوت کی غلاظتوں کو اپنے دل و دماغ میں بسائے بیٹھے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف متعصبین کے ہی بعض علماء ان محافل کو مستحسن و جائز سمجھنے کے ساتھ ان کو منعقد بھی کرتے ہیں اور اپنے مریدین و متوسلین کو اس کی طرف رغبت دلاتے ہیں جیسا کہ ان کی اپنی کتب اس چیز کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے اقوال:

تمام دیوبندی علماء کی مستند شخصیت بلکہ ان کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب کی محفل میلاد پر رائے:

- اپنے موقف کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر ولادت شریف حضرت فخر آدم سرور عالم ﷺ موجب خیرات و برکات دنیوی و اخروی ہے"۔

- مزید لکھتے ہیں:

"مگر تعظیم ذکر رسول اللہ ﷺ کو عبادت جانتا ہوں۔ رہا اعتقاد کہ مجلس مولد میں حضور پُر نور ﷺ رونق افروز ہوتے ہیں اس اعتقاد کو کفر و شرک کہنا حد سے بڑھنا ہے کیونکہ یہ امر ممکن عقلاً و نقلاً بلکہ بعض مقامات پر اس کا وقوع بھی ہوتا ہے۔ اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف پاتا ہوں"۔(1)

حاجی صاحب نے وضاحت کر دی کہ ولادت مصطفی ﷺ کا تذکرہ دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی کی راہ ہموار کرنے والی چیز ہے اور ذکر رسول اور تعظیم رسول ﷺ عبادت ہے۔ خود حاجی صاحب محفل مولود منعقد بھی کرتے ہیں اور اس کو ذریعہ نجات بھی سمجھتے ہیں۔ جبکہ مریدین اسی کو بدعت و ناجائز سمجھتے ہیں اور اپنے مرشد کی راہ سے انحراف کرتے ہوئے کیوں نظر آتے ہیں؟

- دوسرا یہ کہ مجوزین میلاد پر کفر و شرک کے فتوے لگانا حد سے تجاوز کرنا ہے۔ بقول تھانوی کے حاجی صاحب فرماتے ہیں:

"مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں کچھ نہیں کہتا ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے"۔(2)

---

(1) ذکر رسول، ص 27، لاہور ٭ کلیات امدادیہ، ص 78 تا 80، دارالاشاعت، کراچی

(2) شمائم امدادیہ، ص 47، کتب خانہ شرف الرشد، شاہ کوٹ ٭ امداد المشتاق، ص 52، 53، اسلامی کتب خانہ، لاہور

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تمام اہل حرمین محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں اور ان کا محافل میلاد منعقد کرنا ہمارے لیے حجت ہے لہٰذا محفل میلاد جائز ہوئی نہ کہ مذموم یا ناجائز اور محفل میلاد میں قیام کرنے سے روحانی قلبی سرور اور فرحت وخوشی حاصل ہوتی ہے۔

- تھانوی صاحب حاجی صاحب کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے جب صورت جواز کی موجود ہے پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں۔ ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جاتا ہے مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان مکان ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں"۔(1)

- مزید لکھتے ہیں:
منّاع للخیر۔

"ایسے امور سے منع کرنا خیر کثیر سے باز رکھنا ہے جیسے قیام مولد شریف، اگر بوجہ آنے کے آنحضرت کے کوئی شخص تعظیماً قیام کرے تو اس میں کیا خرابی ہے۔ جب کوئی آتا ہے تو لوگ اس کی تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر اس سردار عالم وعالمیان (روحی فداہ) کے اسم گرامی کی تعظیم کی گئی تو کیا گناہ ہے"۔(2)

---

(1) شمائم امدادیہ، ص50، شاہ کوٹ * امداد المشتاق، ص58، اسلامی کتب خانہ، لاہور

(2) شمائم امدادیہ، ص68، شاہ کوٹ

حاجی صاحب نے اپنے متوسلین کو اس بات کی تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ محفل میلاد کا جواز جب موجود ہے تو عدم کی طرف نہ جانا چاہیے کیونکہ اہل حرمین کا میلاد مصطفی ﷺ منعقد کرنا ہمارے لیے کافی وافی ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ پہلے حرمین شریفین میں محافل میلاد منعقد کی جاتی تھیں اور جشن میلاد منایا جاتا تھا اور بعد میں وہابیہ دیابنہ کی سازش سے محافل مولود کو بند کرایا گیا۔ مزید بر آں یہ کہ میلاد مصطفی ﷺ پر قیام کرنا آنحضور پُر نور ﷺ کی تعظیم ہے اور حضور سید عالم ﷺ کی تعظیم جائز ہے بلکہ نجات اُخروی کی سند عظیم ہے۔

مولوی محمد اسحاق دہلوی دیوبندی:

"در مولود ذکر ولادت خیر البشر است وآں موجب فرحت وسرور است ودر شرع اجتماع برائے فرحت وسرور کہ خالی از منکرات وبدعات باشد آمدہ"۔

"خیر البشر ﷺ کی محفل میلاد میں ولادت باسعادت کا ذکر کرنا موجب فرحت وسرور ہے، شرع پاک میں فرحت وسرور کیلیے جمع ہونا آیا ہے (لیکن) منکرات وبدعات سے خالی ہو"۔ (1)

حضور پُر نور ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر خیر کرنا از روئے شریعت جائز و مستحسن ہے۔ نہ جانے منکرین کس شریعت کی بات کر کے محفل میلاد کو بدعت و شرک گردانتے رہتے ہیں؟

(1) مائۃ مسائل، ص 34، جواب سوال پانزدہ

مولوی اشرف علی تھانوی:

دیوبندیوں کے مجدد اشرف علی تھانوی (مقلد وہابی) صاحب محفل میلاد کا جواز پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضور کی ولادت شریف تو محض ایک ہی حیثیت سے ایک نعمت عظیمہ ہے جس پر شکر کر کے ہم اپنے درجات بڑھائیں"۔[1]

بقول تھانوی کے ولادت رسول ﷺ کا تذکرہ کر کے اپنے درجات کو درجہ کمال تک پہنچایا جاتا ہے نہ کہ بدعات واختراعات کا پرچار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ معاندین کا مجوزین کے بارے میں باطل نظریہ ہے۔

قاری طیب دیوبندی:

ولادت رسول ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"آپ کا اس ناسوتی عالم میں تشریف لانا ہے، اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض وغایت کے لحاظ سے نہ پہچانی جاتی، محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا"۔[2]

(1) اشرف المواعظ، ص156، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی * میلاد النبی، ص20، کارنر شوروم، جہلم

(2) آفتاب نبوت، ص94، ادارہ اسلامیات، لاہور

قاری محمد طیب قاسمی:

"بزرگان محترم یہ جلسہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے جلسہ عید میلاد النبی کے نام سے منعقد کیا گیا ہے گویا کہ اس کا موضوع یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر کیا جائے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ کا ذکر حقیقۃً عین عبادت ہے اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری اطاعت اور قربت ہے اور سارے کمالات وبرکات کا سرچشمہ ہے اس لیے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے جو مسلمانوں کو عطا کی گئی"۔(1)

تبصرہ:

مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوا کہ قاری طیب صاحب جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل میں شرکت کرتے تھے اور وعظ بھی کرتے تھے۔ علمائے دیوبند ہی اس بات کی وضاحت کر دیں کہ یہ بدعتی ہوئے یا نہ ہوئے؟ اور دوسرا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کرنا عین عبادت ہے اور اللہ رب العزت کی اطاعت وقربت ہے اور جملہ کمالات کا سرچشمہ ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے نعمت عظمیٰ ہے تو پھر اس کے بدعت وشرک ہونے کا کیا مفہوم؟

(1) محمد بن عبد اللہ سے محمد الرسول اللہ تک، ص 10، عمر پبلی کیشنز، لاہور

استاذ رشید احمد گنگوہی:

لکھتے ہیں:

"وحق آنست کہ نفس ذکر ولادت آنحضرت ﷺ وسرور ونابج نمودن یعنی ایصال ثواب بروح پر فتوح سید الثقلین از کمال سعادت انسان است"۔ (1)

حق بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی ولادت کا تذکرہ کرنا اور آپ کی روح پُر فتوح کو ایصال ثواب کرنا انسان کیلیے بڑی سعادت کی بات ہے۔

ان ہی حضرت کا پہلے آپ فتویٰ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ میلاد مصطفی ﷺ بدعت وناجائز عمل ہے اور یہاں پر اسی میلاد وذکر ولادت رسول علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو سعادت خوش بختی کہہ کر بقول اپنے آپ اوندھے منہ وادیٔ بدعت میں گر کر خاکستر ہو گئے۔ بقول شاعر:

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مفتی خلیل احمد دیوبندی:

وہ لکھتے ہیں

" بان ذکر الولادۃ الشریفۃ لسیدنا رسول اللہ ﷺ بروایات صحیحۃ فی اوقات خالیۃ عن وظائف العبادات الواجبات وبکیفیات لم تکن مخالفۃ عن طریقۃ الصحابۃ واہل القرون الثلاثۃ المشہود لھا بالخیر الخ "

(1) شفاء السائل

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلاثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرت نے دی ہے۔(۱)

اہل حق کی حقانیت روزِ روشن کی طرح یوں بھی عیاں ہو گئی کہ تمام علماء دیوبند کی متفقہ ومؤیدہ کتاب سے یہ ثابت ہو گیا کہ محفل میلاد شریف بروایاتِ صحیحہ جائز و مستحسن ہے جبکہ رشید احمد دیوبندی صاحب کے نزدیک بروایات صحیحہ بھی محفل میلاد ناجائز ہے۔ اب علماء دیوبند ہی فیصلہ کر دیں کہ بقول رشید احمد صاحب کہ مولانا خلیل احمد صاحب نے ذکر ولادت رسول کے جواز کا فتویٰ صادر کر کے کس ناجائز فعل کا ارتکاب کیا ہے؟ اور تمام علماء دیوبند کی تیرتی ہوئی ناؤ کو ڈبو کر ہلاک کر دیا یا کہ نہیں؟

(۱) المہند علی المفند، ص62،63، مکتبۃ الحسن، لاہور، عقائد علماء دیوبند، ص246،247 دارالاشاعت، کراچی

مولوی منظور احمد نعمانی دیوبندی:

دیوبندی مناظر وشاطر منظور احمد نعمانی کا تنخواہ کے لیے محفل میلاد میں شرکت کرنا:

حضرت صاحب خود تحریر فرماتے ہیں:

"کانپور میں مجلس میلاد قائم ہوتی ہے اور لوگ کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں۔ میرا جی چاہتا مگر بہر حال وہاں کانپور میں قیام کرنا قریب بحال دیکھا اور منظور تھا وہاں رہتا کیونکہ دنیاوی منفعت بھی ہے کہ مدرسہ سے تنخواہ ملتی ہے"۔ (لہٰذا میلاد وسلام میں تنخواہ کیلیے شامل ہوتے ہیں۔)(1)

نعمانی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"اللہ علیم وخبیر شاہد ہے کہ ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر پاک دوسرے اذکارِ حسنہ کی طرح موجب رحمت اور باعث برکت ہے"۔(2)

نعمانی صاحب دنیوی منفعت کے لیے محفل میلاد میں شریک ہوں تو جائز ہے جبکہ اہل سنت اُخروی منفعت کے حصول کے لیے محفل میلاد میں شریک ہوں تو ناجائز کیوں؟ اور دوسرا یہ بھی واضح ہوا کہ آقا دوجہاں نبی آخر الزماں ﷺ کا ذکر ولادت اذکار حسنہ میں سے ہے۔

---

(1) سیف نعمانی، ص23،24* وھکذا بتغیرقلیل تذکرۃ الرشید، ج1، ص118، ادارہ اسلامیات، لاہور

(2) سیف نعمانی، ص17

زاہد الکوثری دیوبندی:

رقم طراز ہیں:

"العادة المتبعة فی البلاد الاسلامیه الاحتفال بالمولد الشریف فی اللیلة الثانیة عشرة من شهر ربیع الاول"

ربیع الاول وہ بابرکت ماہ ہے۔ جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا دن ہے۔ بلاد اسلامیہ میں یہ مسلسل عمل رہا ہے کہ مسلمان ہمیشہ سے ۱۲ ربیع الاول کی رات کو محفل میلاد کا اہتمام کرتے ہیں۔(۱)

زاہد الکوثری صاحب اس حقیقت کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ محفل میلاد شریف مسلسل اسلامی ممالک میں منعقد کی جا رہی ہے اور مسلمانانِ عالم ہمیشہ سے 12 ربیع الاول کو بڑے اہتمام، جوش وخروش اور شان وشوکت کے ساتھ بطورِ جشن کے مناتے آ رہے ہیں۔ بات تو یہ ہے کہ ذکرِ میلاد قرونِ ثلاثہ میں تھا لہٰذا اس کو بدعت کہنے والے بدعت کی تعریف میں غور کر لیں۔ دوسرا یہ کہ اکابرین امت میں سے کسی نے بھی اس کے مستحب ہونے کا انکار نہ کیا۔

(۱) مقالات، ص 413، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

جھنڈے لگانے اور جلوس میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

آقائے دو جہاں، نبی آخر الزمان علیہ التحیۃ والثناء کی ولادتِ باسعادت پر اظہار خوشی ومسرت کرنا مسلمانانِ عالم میں مختلف طریقوں سے رائج ہے۔ ان طریقوں میں سے ایک طریقہ جلوس کا بھی ہے کہ جلوس کی صورت میں بھی جشن میلاد منایا جاتا ہے۔ جس میں نعت خوانی، ذکر واذکار اور نظم ونثر کی صورت میں فضائلِ مصطفی ومناقبِ مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کو بیان کر کے اپنی قلبی الفت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ یہ جائز ہے بہر حال جلوس کا مختصر مفہوم یہ ہے کہ بہت سارے لوگوں کا اجتماعی صورت میں گلی کوچوں، بازاروں سے گزرنا جلوس کہلاتا ہے۔

اب آیئے قرآن وسنت اور آثار صحابہ علیہم الرضوان سے اس حقیقت کو ملاحظہ فرمایئے۔ وہ احادیثِ نبویہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام اور آثارِ صحابہ کبار علیہم الرضوان کہ جن کو دیوبندی وہابی حضرات کے معتمد علماء نے نقل کیا ہے۔

فرشتوں کا ولادت مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام کی خوشی پر جھنڈے لہرانا اور جلوس نکالنا:

غیر مقلدین کے مقبول، علمائے دیوبند کے ممدوح نواب صدیق حسن بھوپالوی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے حضرت سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا قول مبارک نقل کرتے ہیں کہ (وہ فرماتی ہیں):

"میں نے سفید چڑیاں دیکھیں جن کی چونچ زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے اور کچھ مرد وعورت ہوا میں دیکھے ان کے ہاتھ میں چاندی کی صراحیاں تھیں۔ میں نے مشارق ومغاربِ ارض کو دیکھا، تین علم دیکھے۔ ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک پشت کعبہ پر"۔[1]

بفضل اللہ تعالیٰ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی تو کائنات کی ہر شے نے وجد ومستی میں آکر اپنی فرحت ومسرت کا اظہار کیا۔ یہاں تک کہ موجودات کی بڑی بڑی چیزیں ہی کیا ننھی ننھی چڑیوں نے بھی آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فرحت کا اظہار کیا اور پھر حورانِ فلک اور ملائکہ نے اجتماعی صورت میں جائے ولادت پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ اسی ہیئت کو آج جلوس کا نام دیا جاتا ہے۔ مشرق اور مغرب میں جھنڈے لہرا کر اپنی خوشی اور آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی عقیدت کا اظہار کیا۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ آمدِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں جھنڈے لہرانا سنتِ ملائکہ ہے۔

(1) الشمامۃ العنبریہ، ص 9، بھوپال، انڈیا، 1305ھ

مدینہ میں آمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صحابہ کا جلوس:

مستند دیوبندی وہابی علماء نے اس جلوس کا اپنے اپنے انداز میں منظر پیش کیا، اشرف علی تھانوی وہابی لکھتے ہیں:

"مدینہ کے لوگ آپ ﷺ کی تشریف آوری کے خیال سے ہر روز استقبال کے لیے مکہ کی راہ پر آتے اور دوپہر کے قریب لوٹ جاتے۔ جس روز آپ پہنچے اس روز بھی انتظار کر کے لوٹ چلے تھے کہ یکبارگی ایک یہودی نے ایک ٹیلہ سے آپ کی سواری دیکھی اور چلا کر ان پھرنے والوں سے کہا" یا معشر العرب! هذا حظكم " یعنی اے گروہ عرب یہ تمہارا حظ یعنی خوش نصیبی کا سامان آپہنچا۔ وہ لوگ پھرے اور آپ کے ساتھ ہو کے مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ اہل مدینہ کی اس روز کی خوشی کا اندازہ نہیں ہو سکتا تھا۔ چھوٹی چھوٹی بچیاں شوق میں یہ نظم پڑھتی تھیں:

طلع البدر علينا　　من ثنيات الوداع
وجب الشكر علينا　　ما دعا لله داع
ايها المبعوث فينا　　جئت بالامر المطاع

ہم پر بدر نے طلوع کی ثنیات الوداع سے۔ ہم پر شکر کرنا فرض ہے جب تک اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگنے والا رہے۔ اے نبی! جو ہم میں مبعوث ہوئے ہیں آپ ایسا حکم لے کر آئے ہیں کہ اس کی اطاعت ضروری ہے۔(1)

---

(1) نشر الطیب، ص101، لاہور ٭٭٭٭٭٭اسی طرح مندرجہ ذیل حوالہ جات میں بھی یہ منظر کشی اور اشعار موجود ہیں:٭ الشمامۃ العنبریہ، ص38، 37، انڈیا٭العطور المجموعہ، ص95، بیروت / سعودیہ٭رحمۃ للعالمین، ج1، ص95، لاہور٭الرحیق المختوم عربی، ص172، دار السلام،

منکرین اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکے کہ مدینہ میں حضور ﷺ کی آمد پر سب سے پہلے جلوس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نکالا، جلوس کے اندر نظم و نثر میں فضائل مصطفی ﷺ بیان کرنا اور سننا صحابہ کرام کی سنت ہے، آمدِ مصطفی ﷺ کی خوشی میں ہر روز صحابہ کرام علیہم الرضوان جلوس نکالا کرتے تھے اور آمدِ مصطفی ﷺ پر جلوس نکالنا بدعت وناجائز نہیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ہے۔ نیز آمدِ مصطفی علیہ التحیۃ والثناء پر خوشی ومسرت کے ساتھ جلوس نکالنے والے محبوبانِ مصطفی پر معاندین کیا فتویٰ جاری کریں گے؟

سید نورالحسن دیوبندی کا اقرار:

"حضور ﷺ بروز جمعہ دوپہر کے وقت مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے، سینکڑوں مسلم جاں نثار اپنے محبوب کے جلو میں تھے۔ مدینہ طیبہ جوشِ مسرت سے نور علی نور تھا۔ ہر سمت کیف وسرور اور انبساط وفرحت وانوار سے جگمگا اٹھے تھے۔ الخ"(1)

ریاض * جمال سیرت، ص 142، رشیدیہ، لاہور * ہجرت رسول، ص 202، دار التصنیف والاشاعت، قدیر آباد، ملتان * سیرۃ النبی، حصہ اول، ص 268، مکتبہ تعمیر انسانیت، لاہور * روضۃ الانوار، ص 99، دار السلام، ریاض * مختصر زاد المعاد، ص 211، ریاض، سعودی عرب * پیغام اور پیغامبر، ص 192، نفیس اکیڈمی، کراچی * رسولِ رحمت، ص 224، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، کراچی

(1) ہجرت رسول ویار غار رسول، ص 193، دار التصنیف والاشاعت، ملتان

آگے لکھتے ہیں:

ترمذی کی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ ﷺ المدینۃ اضاء منھا کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منھا کل شیء"

اور جس دن حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو حضور ﷺ کی تشریف آوری سے (مدینہ کی) ہر چیز روشن ہوگئی۔ جس دن حضور ﷺ نے وفات پائی اس دن آپ کی وفات سے دنیا تاریک ہوگئی۔ (1)

آمدِ مصطفی پر صحابہ کا نعرۂ رسالت:

آگے رقمطراز ہیں۔ صحیح مسلم کے یہ الفاظ ہیں:

" فصعد الرجال والنساء فوق البیوت وتفرق الغلمان والخدم فی الطرق ینادون یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ "

"مرد اور عورتیں گھروں (کی چھتوں) پر چڑھ گئے اور لڑکے اور خدام راستوں میں پھر رہے تھے اور پکار رہے تھے: یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ (2)

تبصرہ:

بقول حضرت انس رضی اللہ عنہ کہ جب حضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو نورِ مصطفی ﷺ سے ہر شے روشن و منور ہوگئی۔ دوسری بات یہ ہے کہ نعرہ رسالت یعنی یا رسول اللہ اور یا محمد

---

(1) فضائل حج ص ۱۲۴، مطبوعہ کتب خانہ فیضی لاہور، (ہجرت رسول، ص 197، 195، ملتان)

(2) ہجرت رسول، ص 200، ملتان؛ وھکذا فی مختصر زاد المعاد، ص 214، ریاض، سعودی عرب

لگانا صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔ تیسری بات یہ کہ صحابہ کرام کا حضور ﷺ کو یا رسول اللہ سے پکارنا اور نعرہ رسالت لگانا حدیث تقریری سے ثابت ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ حضور ﷺ کو اگر لفظ یا سے پکارنا شرک ہوتا تو حضور ﷺ لازماً صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس سے منع فرمادیتے۔ پانچویں بات یہ کہ نعرہ رسالت یارسول اللہ، یا محمد لگانا بدعت نہیں ہے۔ لہٰذا بدعت کا فتویٰ لگانے والے سوچ لیں؟

مولوی حفظ الرحمن دیوبندی کا تبصرہ:

"اہل مدینہ پر خوشی کا عالم طاری ہے کہ آج ہمارے یہاں خدا کا برگزیدہ پیغمبر رونق افروز ہونے والا ہے۔ سڑکیں، گلیاں، بازار اور مکان کی چھتیں پٹ پڑی ہیں اور جدھر نظر اٹھائیں ادھر انسان ہی انسان نظر آتے ہیں۔ اس تزک و احتشام کے ساتھ آپ مدینہ میں داخل ہوئے"۔(۱)

حضور سید عالم، نور مجسم ﷺ کی آمد پر صحابہ کے اس ولولے اور جوش و خروش کو کیا بیان کیا جائے کہ جنہوں نے مدینہ کے گلی کوچوں، بازاروں، سڑکوں میں نکل کر آمد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء پر اپنی محبت اور قلبی کیفیت و مستی کے ساتھ اپنے آقا کا استقبال کیا۔

(۱) نور البصر فی سیرہ خیر البشر، ص 87، عارفہ اکیڈمی، گوجرانوالہ

جلوس پرچم کشائی اور چراغاں کے جواز پر جامعہ حقانیہ کا فتویٰ

عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس اور جھنڈے لگانے اور چراغاں کرنے کے جواز پر مفتی فرید الدین دیوبندی، مفتی جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کا فتویٰ:

سوال:

(1) جلوسِ عید میلاد النبی ﷺ کا کیا حکم ہے؟ (2) اولیاء اللہ کے مزارات پر چراغ جلانا اور جھنڈے لگانا کیسا ہے؟ وضاحت فرمائیں؟ المستفتی: حاجی سراج الدین ہزاروی

جواب:

جائز ہے، منکرات سے خالی ہو۔ (۱)

خدارا! علماء دیوبند ہی فیصلہ دیں کہ جب ان کے مفتی صاحب کے نزدیک میلاد مصطفیٰ ﷺ پر جلوس نکالنا، جھنڈے لہرانا اور چراغاں کرنا جائز ہے تو پھر اہل سنت یہ عمل کریں تو کیوں بدعت وناجائز ہے؟

(۱) فتاویٰ فریدیہ، ص315، پشاور

ذیل میں نمونہ کے طور پر ایک اشتہار دیا جا رہا ہے جس میں علماءِ دیوبند نے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی پر جلوس نکال کر نظریہ اہلِ سنت کی حقانیت پر مہرِ تصدیق ثبت کر دی۔



تاریخ ولادت رسول کے 12 ربیع الاوّل ہونے پر تحقیقی ثبوت

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت میں مؤرخین کا اختلاف ہے۔ اس پر منکرین کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ زیادہ محافل، جلسے جلوس اور تبرک وشیرینی کی تقسیم جیسے کام بارہ ربیع الاول کو ہی کیوں کیے جاتے ہیں؟

جواب: برادران اسلام! یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محافلِ میلاد پورے سال میں جب بھی کی جائیں احسن و قربات میں سے ہیں۔ اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ جمہور مؤرخین کی آراء کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول بروز پیر کو ہوئی جیسا کہ غیر بھی اس حقیقت کا اقرار کئے بغیر نہ رہ سکے۔

(1) غیر مقلدین کے امام، ممدوح علماء دیوبند، نواب صدیق حسن رقم طراز ہیں:

"ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر روز دوشنبہ شب دوازدہم ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی، جمہور علماء کا قول یہی ہے۔ ابن جوزی نے اس پر اتفاق نقل کیا ہے۔ طیبی نے کہا روز دوشنبہ دوازدہم ربیع الاول کو پیدا ہوئے بالاتفاق۔ انتہیٰ" (1)

(1) الشمامۃ العنبریہ، ص 7، بھوپال، 1305ھ

(2) شیخ ابو بکر جابر الجزائری اہل حدیث نے لکھا ہے:

"آپ کا زمانہ پیدائش مشہور ترین اور صحیح ترین روایات کی بناء پر 12 ربیع الاول عام الفیل بمطابق اگست 570ء ہے"۔[1]

(3) سر سید احمد خان وہابی لکھتے ہیں:

"جمہور مورخین کی رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ بارھویں ربیع الاول کو عام الفیل کے پہلے برس یعنی ابرہہ کی چڑھائی سے پچپن روز بعد پیدا ہوئے"۔[2]

(4) مولوی عبد الستار وہابی:۔

بارھویں ماہ ربیع الاول رات سوموار نورانی

فضل کنوں تشریف لیایا پاک حبیب حقانی[3]

(5) مولوی اشرف علی تھانوی صاحب تحریر فرماتے ہیں:

"جمہور کے قول کے مطابق 12 ربیع الاول تاریخ ولادت ہے"۔[4]

(6) دیوبندی مناظر منظور نعمانی حضور ﷺ کی تاریخ ولادت کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"۱۰ کی بھی اور ۱۲ کی بھی (اور یہی زیادہ مشہور ہے)"۔[1]

---

(1) الانصاف فیما قیل فی المولد من الغلو والاجحاف، ص 54، ریاض، سعودی عرب

(2) خطبات سیرت النبی المعروف خطبات احمدیہ، ص 376، لاہور

(3) اکرام محمدی، ص 370

(4) میلاد النبی، ص 91، بک کارنر شوروم، جہلم

(7) مولوی یوسف لدھیانوی دیوبندی رقم طراز ہیں:

"آنحضرت ﷺ کی تاریخ ولادت میں تو اختلاف ہے بعض ۹ ربیع بتاتے ہیں اور بعض ۸ ربیع الاول اور مشہور بارہ ربیع الاول ہے"۔[2]

(8) نعمان محمد امین دیوبندی تاریخ ولادت کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

"مشہور ۱۲ ربیع الاول (ہے)"۔[3]

(9) مفتی شفیع دیوبندی رقم طراز ہیں:

"الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا اس کے ماہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کے انقلاب کی اصل غرض آدم و اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا، موسیٰ و عیسیٰ کی پیشگوئیوں کا مصداق یعنی آقا نامدار محمد رسول اللہ ﷺ افزائے عالم ہوتے ہیں"۔[4]

(10) محمد ولی رازی دیوبندی لکھتے ہیں:

"سال مولود کے ماہ سوم کی دس اور دو ہے۔ سوموار کی سحر ہوئی۔۔۔ حاشیہ کتاب ۱۲ ربیع الاول"۔[5]

(تلک عشرة كاملة)

---

(1) معارف الحدیث، ج 8، ص 143، حصہ ششم، دارالاشاعت، کراچی

(2) اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص 84، لاہور

(3) کیا صلوٰۃ و سلام اور محفل میلاد بدعت ہے؟، ص 50، الامین، مسلم آباد، کراچی

(4) سیرت خاتم الانبیاء، ص 18 مطبوعہ کراچی

(5) ہادی عالم، ص 43، کراچی

دس دیوبندی وہابی مفسرین کی کتب سے یہ حقیقت نصف النہار کی طرح چمک اٹھی کہ جمہور مؤرخین کی رائے اور صحیح ترین اور مشہور ترین روایت کے مطابق حضور سید عالم ﷺ کی ولادت باسعادت 12 ربیع الاول کو ہوئی۔ اب منکرین سے یہ گزارش ہے کہ تعصب وعناد اور ہٹ دھرمی کو چھوڑیں اور ہماری بات نہیں مانتے تو کم از کم اپنے اکابر واصاغر کی بات کو مان لیں، ان سے تو انحراف نہ کریں۔ جبکہ غلامان مصطفی ﷺ کے نزدیک تو سال کے بارہ مہینوں میں سے جس بھی مہینے میں محفل میلاد کی جائے وہ جائز و مستحسن سمجھتے ہیں۔ بارہ ربیع الاول کو زیادہ محافل ومجالس کا انعقاد اس وجہ سے کرتے ہیں کہ صحیح ترین روایات کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی ولادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔



کیا تاریخ وفات 12 ربیع الاوّل ہے

اعتراض: حضور ﷺ کا وصال پُرملال بھی تو بارہ ربیع الاول ہی کو ہے؟

جواب: حضور ﷺ کا وصال پُرملال صحیح روایت کے مطابق بارہ ربیع الاول کو نہیں ہوا بلکہ دو ربیع الاول کو ہوا ہے جیسا کہ دیوبندی وہابی حضرات نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے۔

اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

"اور وفات آپ کی شروع ربیع الاول سن دس ہجرت روز دوشنبہ کو قبل زوال یا بعد زوال آفتاب ہوئی"۔

اس کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

"اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اسی سال ذی الحجہ کی نویں جمعہ کو تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے، پس جمعہ کو نوی ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی"۔ (1)

(1) نشر الطیب، ص 215، مشتاق بک کارنر، لاہور

مولوی زکریا سہارنپوری دیوبندی لکھتے ہیں:

"بعض محدثین نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا وصال دو ربیع الاول کو ہی ہوا"۔[1]

(1) شمائل ترمذی، ص418، مکتبہ رحمانیہ

میلاد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کو عید کہنے کی تحقیق

دین اسلام انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے کہ جس نے انسانوں کے لیے زندگی کی ہر ہر جز کو بیان کر دیا۔ اسی طرح دین اسلام نے مسلمانان عالم کو غیر مسلموں کے مقابلے میں دو بڑے مذہبی تہوار دیے جن کو عید الفطر اور عید الضحیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور ان میں خوشی و مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے لیکن ان تہواروں کے علاوہ بھی لفظ عید کا اطلاق ہر خوشی و مسرت اور نعمت کے ملنے والے دن پر کیا جاتا ہے جیسا کہ غیر بھی اس حقیقت سے منہ نہیں موڑ سکتے۔ میلاد مصطفی ﷺ کو عید کہنے میں کوئی حرج نہیں اور شرعاً یہ ناجائز نہیں کیونکہ لفظ عید کا اطلاق ہر نعمت کے ملنے والے دن اور بار بار لوٹ کر آنے والی خوشی کے دن پر کیا جاتا ہے۔

لفظِ عید کی لغوی تحقیق اور اس کا استعمال:

قاضی شوکانی: غیر مقلدین کے امام قاضی شوکانی متوفی 1250ھ اس حقیقت کی تصریح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"العید مشتق من العود فکل عید یعود بالسرور"(1)

(1) نیل الاوطار، ج3، ص348، بیروت، لبنان

عید عود (لوٹنے) سے مشتق ہے اور ہر عید سرور کے ساتھ لوٹتی ہے۔

شیخ احمد سہارنپوری: لکھتے ہیں:

" انما سمی العید عیدا لانه یعود کل سنة، کل اجتماع للسرور فهو عند العرب عید "

جز ایں نیست عید کا نام عید اس وجہ سے رکھا جاتا ہے کہ ہر سال لوٹتی ہے۔ ہر وہ اجتماع جو خوشی و مسرت کے لیے ہو وہ اہل عرب کے نزدیک عید ہے۔ (1)

ادریس کاندھلوی دیوبندی لکھتے ہیں:

"سمی العید عیدا لانه یعود کل سنة بفرح جدید "(2)

عید کا نام عید اس وجہ سے رکھا جاتا ہے کہ وہ ہر سال نئی خوشی کے ساتھ لوٹتی ہے۔

علماءِ دیوبند:

دس دیوبندی علماء کی مترجم کتاب المنجد میں عید کے اہم معنی کی توثیق:

"العید: ہر وہ دن جس میں کسی بڑے آدمی یا کسی بڑے واقعہ کی یاد منائی جائے۔ عید کو عید اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے"۔ (3)

(1) حاشیہ مشکوٰۃ، ص 127، رحمانیہ، لاہور

(2) حاشیہ مقامات الحریری، ص 118، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

(3) المنجد، ص 690، دارالاشاعت، کراچی

عبد الحفیظ بلیلاوی دیوبندی لکھتے ہیں:

"العید ہر وہ دن جس میں لوگ کسی صاحب فضل یا کسی بڑے واقعہ کی یادگار مناتے ہوں۔ کہا گیا ہے کہ اس کو عید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہر سال لوٹ کر وہ دن آتا ہے"۔(1)

اکابرین دیوبند وغیرہ کی عبارات یہ واضح کر رہی ہیں کہ عید کا اطلاق ہر خوشی و مسرت والے دن پر ہوتا ہے اور وہ دن کہ جس دن کوئی نعمت ملی ہو یا کسی بڑے واقعہ کی یادگار منائی جاتی ہے اس کو عید کہہ سکتے ہیں۔ لہٰذا حضور ﷺ کی ولادت باسعادت سے بڑھ کر کائنات کو کون سی بڑی نعمت ملی ہے۔ اس کو عید میلاد النبی کہنا بالکل جائز و درست ہے اور یہ دین اسلام میں کوئی زیادتی نہیں۔ نیز میلاد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کو لفظ عید سے تعبیر کرنا شرعاً کوئی ناجائز نہیں۔ شریعت اسلامیہ میں ایسی درجنوں مثالیں ملتی ہیں کہ جن پر لفظ عید کا اطلاق ہوا ہے۔

آیہء کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم سے استدلال۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا

اس آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

"ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ الیوم۔۔۔ الآیۃ کی تلاوت فرمائی۔ ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا، اس نے کہا: اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔

(1) مصباح اللغات، ص 583، اسلامی اکادمی، لاہور

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت دو عیدوں کے دن اتری تھی۔ جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن یعنی ہم کو (وہ دن عید) بنانے کی کیا حاجت اس دن تو خود ہی دو عیدیں تھیں"۔ (1)

اس تفسیر سے واضح ہوا کہ دین اسلام میں جمعہ کے دن پر بھی عید کا لفظ بولا گیا ہے لہٰذا میلاد مصطفیٰ پر بھی عید کا لفظ بولنا شرعاً جائز ہوا، اس سے شریعت اسلامیہ کی کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔

مسلمانوں کے ہر ماہ میں چار یا پانچ عیدیں:

جمعہ کے عید ہونے میں تائیداً ایک حدیث ملاحظہ کیجیے۔ احسن نانوتوی دیوبندی متوفی 1312ھ لکھتے ہیں:

"ان الجمعة عيد لقوله عليه السلام ان لكل مومن في كل شهر اربعة اعياد اوخمسة" (2)

بیشک جمعہ عید ہے واسطے رسول اللہ ﷺ کے مبارک قول کے کہ بیشک ہر مومن کے لیے ہر مہینے میں چار یا پانچ عیدیں ہیں۔

(1) جمعہ کے فضائل واحکام، ص9 ٭ ھکذا بروایت عمر فی تفسیر فتح القدیر، ج2، ص12، دارالفکر، بیروت ٭ میلاد النبی ص۱۳۰ مطبوعہ جہلم، براہین قاطعہ ص ۱۷۸ مطبوعہ دارلاشاعت کراچی، تفسیر عثمانی، ص138، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی ٭ فضائل حج، ص640، مکتبہ رحمانیہ، لاہور ٭ جمال مصطفیٰ، ص16، صادق سیالکوٹی ٭ ملفوظات محدث کشمیری، ص360، ادارہ تالیفات اشرفیہ، لاہور

(2) حاشیہ کنزالدقائق، ص58، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

اَلْیَوْمَ عِیْدٌ لِاَوَّلِنَا وَآخِرِنَا سے استدلال

اس آیہ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے اہل حدیث کے مفسر محمد عبد الفلاح امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

"وہ خوان یک شنبہ کو اترا۔ وہ نصاریٰ کی عید ہے جیسے ہمارے لیے یوم جمعہ کذافی الموضح"(1)

مومن کی پانچ عیدیں از عبد اللہ روپڑی:

حافظ عبد اللہ روپڑی غیر مقلد لکھتے ہیں مومن کی پانچ عیدیں ہیں جس دن گناہ سے محفوظ رہے۔۔۔ جس دن خاتمہ باالخیر ہو۔۔۔ جس دن پل صراط سے سلامتی کے ساتھ گذرے۔۔۔ جس دن جنت میں داخل ہو۔۔۔ جب پروردگار کے دیدار سے بہرہ یاب ہو۔ (2)

یوم ولادت کو عید کہنا ابن تیمیہ کے ہاں:

ابن تیمیہ غیر مقلدین کے پیشوا میلاد النبی کو عید کہتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وکذلک ما یحدثه بعض الناس، اما مضاهاة للنصاریٰ فی میلاد عیسی علیه السلام واما محبة للنبی صلی الله علیه وآله وسلم

---

(1) فوائد سلفیہ تفسیر حواشی، ص 153، لاہور

(2) ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث 17 مئی 1963، مطبوعہ لاہور

وتعظیما واللہ قد یثیبھم علی ھذہ المحبۃ والاجتھاد، لا علی البدع من اتخاذ مولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیداً"(1)

اسی طرح بعض لوگوں نے (عید میلاد النبی کو) جو عید کا درجہ اپنا رکھا ہے وہ یا تو نصاریٰ کی دیکھا دیکھی میں ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و تعظیم کی وجہ سے ہے بہرحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم کی وجہ سے ہے تو اللہ تعالیٰ ان (لوگوں) کی کوشش پر ثواب عطا فرماتا ہے نہ کہ بدعت پر، کہ جنہوں نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور عید کے منایا۔

مستفاد:

عید میلاد مصطفی ﷺ کو محبت و تعظیم کے طور پر منانے والوں کو اللہ تعالیٰ اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح میلاد النبی ﷺ کو بطور عید کے منانے پر بھی اللہ اجر و ثواب فرماتا ہے۔ لا علی البدع عبارت واضح کر رہی ہے کہ میلاد مصطفی ﷺ کو بطور عید منانا بدعت نہیں۔ تو پھر مبغضین ہی بتلائیں کہ شریعت اسلامیہ میں زیادتی کا کیا معنی؟

(1) اقتضاء الصراط المستقیم، ج2، ص619، مکتبۃ الرشید، ریاض، سعودی عرب

خلاصہ کلام:

میلاد مصطفی علیہ التحیۃ والثناء کو لفظ عید کے ساتھ تعبیر کرنا شرعاً جائز ہے۔

بفضلہ تعالیٰ و بنظر عنایۃ رسولہ الاعلیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) رتبت ھذہ
الرسالۃ یوم الاثنین قبیل صلاۃ العصر فی الیوم التاسع من
الصفر المظفر ۱۴۳۱ھ

یکے از خوشہ چیں گلستان مہر علی

محمد داؤد حقانی رضوی

خوشخبری

معجزات انبیاء وکرامات اولیاء کی حقیقت

عطاء الٰہی سے انبیاء واولیاء کے کمالات وتصرفات

عقائد اہل سنت کی حقانیت وصداقت پر

دلائل وبراہین کا بہترین گلدستہ

نور ہدایت عنقریب زیور طباعت سے آراستہ ہوکر

منصۂ مشہود پر آرہا ہے۔

